مقدمه

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمدللّٰہ العلی الحق المبین ۔الصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل الانبیاء والمرسلین

اما بعد! جملہ اسلامی فرقے متفق ہیں کہ حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ وغیرہ بلکہ تمام کائنات سے افضل واعلیٰ ہیں۔ چنانچہ ان آیات بینات سے ظاہر ہے۔

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنۡصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَاَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ (81) فَمَنۡ تَوَلّٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (82) (پارہ ۳، سورۂ آل عمران، آیت۸۱)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمّہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

فائدہ:

(۱) اس آیتِ کریمہ سے اظہر من الشمس ہے کہ حضرت سیدنا ابو البشر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں سب کے سب آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے اور اپنی اپنی اُمتوں کو بھی ترغیب اور وصیت اسی امر کی کرتے چلے آئے۔

(۲) چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی وعظ میں اپنی قوم کو کہا: مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ (پارہ ۲۸، سورۃ الصف، آیت۶)

ترجمہ: ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے: ثم یزل اللّٰہ یتقدم فی النبی ﷺ الیٰ ادم فمن بعدہ ولم تزل الامم تتبا شر بہ وتسفتح بہ حتی اخرجہ اللّٰہ فی خیر امۃ وفی خیر قرن وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد [1]

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے بارے میں سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر اور جو اس کے بعد انبیاء علیہم السلام ہوئے ہیں سب کو پیشین گوئی فرماتا رہا اور سب نبیوں کی اُمتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری پر خوشیاں مناتی رہیں اور آپ ﷺ کے توسّل سے اپنے دشمنوں پر فتح مانگتی رہیں۔ یہاں تک کہ بہترین اُمَم و بہترین قرون و بہترین صحابہ و بہترین شہر سے ظاہر فرمایا۔

---

[1] (الخصائص الکبریٰ عن ابنِ عساکر ، باب خصوصیۃ باخذ المیثاق الخ ،809/1، مطبوعہ مرکزِ اہلسنت، گجرات)

وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ (پارہ۱،سورۂ بقرہ ، آیت ۸۹)

ترجمہ: اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

اور کہتے: اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوثِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي نَجِدُ صِفَتَهُ فِي التَّوْرَاةِ [2]

یعنی اے ہمارے مالک ہم کو دشمنوں پر مدد فرما صدقہ نبی آخرالزمان کے جس کی صفت ہم تورات میں پاتے ہیں اور ان کو فتح دی جاتی ہے۔

احادیثِ مبارکہ: (۱) وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي [3]

یعنی قسم خدا کی اگر ہوتے آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام تو وہ ضرور میری پیروی کرتے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ شبِ معراج تمام انبیاء و ملائکہ علیہم السلام نے اقتدائے آقائے نامدار ﷺ (حضور ﷺ کی امامت) میں نماز ادا فرمائی اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے امامت فرمائی اور اپنے عہد کو پورا کیا۔

انتباہ: عاشقانِ رسول ﷺ غور فرمائیں کہ "لتؤمنن به فلتنصر نه وفاشهدوا" کس کے حق میں فرمایا اور کن لوگوں کو مخاطب فرما کر "فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ" کا حکم سنایا اور کون لوگ اُمت ہوئے۔

(۲) طبرانی و بیہقی و دارمی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث مروی ہے کہ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ ، وَعَلَى الْأَنْبِيَاءِ [4]

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام انبیاء و ملائکہ سے افضل و اعلیٰ کیا۔

---

[2] (تفسير البغوي، البقرة:89، 142/1، داراحياء التراث العربي بيروت)

[3] (مسند احمد بن حنبل ، باقي مسند المكثرين ، مسند جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه، 387/3، الحديث:14736، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر : 1414هـ/1993م)

[4] (شعب الإيمان للبيهقي، الإيمان بالملائكة ، فصل في معرفة الملائكة، 309/1، الحديث:149، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، الطبعة: الأولى، 1423 هـ 2003 م)

(مسند الدارمي، المقدمة، باب ما أعطي النبي صلى الله عليه وسلم من الفضل، 193/1، الحديث:47، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، 1412 هـ 2000 م)

(المعجم الكبير للطبراني، باب العين، من اسمه عبد الله ، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب ، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما ، عكرمة عن ابن عباس ، 239/11، الحديث:11610 ، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، الطبعة: الثانية)

(الدرالمنثور، الابراهيم: 1، 4/5، دار الفكر بيروت)

اور حاضرین نے سبب فضیلت دریافت کیاتو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:إن الله تَعَالَى يَقُول {وَمَا أرسلنَا من رَسُول إِلَّا بِلِسَان قومه} وَقَالَ لمُحَمد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم : (وَمَا أَرْسَلْنَاك إِلَّا كَافَّة للنَّاس) (سُورَة سبأ آيَة 28) فَأرْسلهُ إِلَى الانس وَالْجِنّ [5]

یعنی اس کا خلاصہ یہ ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک خاص قوم کی طرف بھیجا(اور فرمایا) ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کو تمام لوگوں(جن و اِنس کے لئے رسول بنا کر بھیجا) ۔

★حضور نبی کریم ﷺ نے خود بھی فرمایا کوئی چیز نہیں جو مجھ کو نبی اللہ نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن و آدمی۔ [6]

(۳)طبرانی معجم کبیر میں ہے حضور ﷺ کی ذاتِ مقدسہ تمام کائنات کے لئے ماسوائے اللہ تعالیٰ کے رحمتِ عظیمہ ہے۔ [7]

چنانچہ سورۂ انبیاء میں ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

اس آیت شریفہ سے ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ کی ذات کا وجودِ طیبہ تمام فرشتوں اور مومنوں اور کافروں اور مسکینوں اور یتیموں اور غلاموں اور بہائم اور پرندوں اور حَشَراتُ الاَرض(زمین میں بل بنا کر رہنے والے کیڑے جیسے سانپ، بچھو وغیرہ)اور نَباتات(وہ چیزیں جو زمین سے اُگتی ہیں) جَمادات(جانور)وغیرہ اشیاء جو مابین السماءوالارض کے ہیں سب کے لئے رحمت ہے۔

(۴) وَحُكِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (هَلْ أَصَابَكَ مِنْ هَذِهِ الرحمة شئ) قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَخْشَى الْعَاقِبَةَ فَأَمِنْتُ لِثَنَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ بِقَوْلِهِ (ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ. مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ) [8]

(شفاء شریف، قاضی عیاض، جلد ا، صفحہ ۳۰)

یعنی حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ اسلام سے دریافت کیا کہ تجھ کو بھی اس رحمت میں سے کوئی حصّہ ملا ہے۔ جبرائیل علیہ اسلام نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ میں اپنے انجام سے بہت ڈرتا تھا لیکن اب میں امن میں ہوں کیونکہ خداوند کریم عزوجل نے بخاطر آپ ﷺ کی(آپ ﷺ کے ذریعے سے) میری شان بیان کی ہے: ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ○۔(پارہ ۳۰، سورۂ التکویر، آیت ۲۰)

---

[5] (الدرالمنثور، الابراهيم: 1، 4/5، دار الفكر بيروت)

[6] (المعجم الكبير للطبراني، باب العين، من اسمه عبد الله، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، الذيال بن حرملة عن ابن عباس، 155/12، الحديث: 12744، مكتبة ابن تيمية –القاهرة، الطبعة: الثانية)

[7] (المعجم الكبير للطبراني، باب العين، من اسمه عبد الله، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، سعيد بن جبير عن ابن عباس، 23/12، الحديث: 12358، مكتبة ابن تيمية –القاهرة، الطبعة: الثانية)

[8] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى، الباب الأول في ثناء الله تعالى عليه وإظهاره عظيم قدره لديه، (الفصل الأول) فيما جاء من ذلك مجئ المدح والثناء وتعداد المحاسن، 17/1، دار الفكر الطباعة والنشر والتوزيع، عام النشر: 1409 هـ 1988 م)

ترجمہ: جو قوّت والا ہے مالکِ عرش کے حضور عزّت والا۔

فائدہ: مومنوں کے لئے حضور ﷺ کا رحمت ہونا اس آیت کریمہ سے ثابت ہے: لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ O (پارہ ۱۱، سورۂ توبہ، آیت ۱۲۸)

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

(۵) حدیث شریف میں ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ آپ ﷺ مشرکوں پر غضب کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں لعنت بھیجنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔[9]

تفاسیر میں ہے کہ بوجہ بے فرمانی کے پہلے امتوں پر عذابِ الٰہی نازل ہوتا تھا لیکن باوجود حضور ﷺ کے عذاب دنیاوی سے کفار محفوظ ہیں۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (پارہ ۹، سورۃ الانفال، آیت ۳۳)

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ اُنہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم اُن میں تشریف فرما ہو۔

(۶) حضور ﷺ نے فرمایا: الساعی علی ارملة والمساکین کالساعی فی سبیل اللّٰہ۔[10]

یعنی بیوگان (بہت ساری بیوہ عورتیں) و مساکین پر خرچ کرنے والا راہِ خدا کے خرچ کرنے والے کی مانند ہے۔

(۷) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انا وکافل الیتیم له ولغیرہ فی الجنة ھکذا واشار بالسّبابة والوسطی وفرّج بینھما شیئا[11]

یعنی میں اور یتیموں کا متکفل (ذمہ دار) خواہ وہ یتیم اُس کے رشتہ داروں سے ہو یا اجنبیوں سے۔ جنت میں اس طرح ہوں گے پھر حضور ﷺ نے شہادت والی اور اُس کے ساتھ والی اُنگلی کے ساتھ یوں اشارہ فرمایا کہ دونوں کے درمیان تھوڑی سی کُشادگی تھی۔

فائدہ: تفاسیر میں ہے کہ اَہلِ عرب زمانہ جاہلیت میں باعثِ فقر وعار (غربت اور تنگدستی) کے اپنی لڑکیوں کو زندہ در گور (زندہ دفن) کر دیتے تھے اور یہ آیت نازل ہوئی: وَاِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ (8) بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ (9) (پارہ ۳۰، سورۂ التکویر، آیت ۸،۹)

ترجمہ: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی۔

---

[9] (مشکوۃ المصابیح، کتاب الفضائل، باب فی اخلاق و شمائل ﷺ، 1618/3، الفصل الاوّل، الحدیث: 5812-(12)، المکتب الإسلامي)

[10] (مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الفصل الاول، 1383/3، الحدیث: 4951-(8)، المکتب الإسلامي)

[11] (مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة علی الخلق، 1384/3، الفصل الاوّل، الحدیث: 4952-(6)، المکتب الإسلامي)

(۸) حضور ﷺ نے فرمایا: ان اللّٰہ حرم علیکم عقوق الامھات ووأدالبنات۔ [12]

یعنی بیشک اللہ نے تم پر حرام کیا ہے ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: غلام جو تمہارے موافق ہو اس کے ساتھ سلوک کرو جو آپ کھاتے ہوں اُس کو کھلاؤ اور جو تم پیتے ہو اُس کو پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ ہو اُس کو بیچ دو اُس کو تکلیف مت دو۔ [13]

(۹) ابوداؤد میں ہے کہ حضور ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ آپ ﷺ کو دیکھ کر رونے لگا۔ آپ ﷺ نے اس کو چپ کرایا اور اس کے مالک کو فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اس کا مالک بنا دیا ہے تو پھر اس کو کس لئے بھوکا رکھتا ہے اِس نے رو کر مجھے شکایت کی ہے۔ [14]

اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے دریافت کیا گیا کہ ہمارے لئے جانوروں میں کچھ اجر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذی روح (جاندار living beings) کے خرچ کرنے پر اجر ملتا ہے اور آپ ﷺ نے جانوروں اور حیوانوں کو حبس (قید) کرنے سے اور نشانہ بنانے سے اور اُن کو آپس میں لڑانے سے اور اُن کی پیشانی پر داغ دینے سے اور اُن کو بھوکا رکھنے سے اور چیونٹیوں کے خانہ جلانے سے اور پرندوں کے بچے پکڑنے سے سخت منع فرمایا ہے۔ [15]

(۱۰) حدیث شریف میں ہے کہ: جب باران (بارش) بند ہو جاتے تھے آپ ﷺ بارش کی دعا مانگا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بارش کے ذریعہ سے جمادات و نباتات سرسبز ہو جاتے تھے۔ [16]

(۱۱) حدیث شریف میں ہے: قال اوحی اللّٰہ الیٰ عیسیٰ امن بمحمد وأمر من ادرکہ من امتک ان یؤمنوا بہ فلولا محمد ما خلقت ادم ولا الجنۃ ولاالنار الخ [17]

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کہ تو ایمان لا (حضرت) محمد (ﷺ) پر اور جو تیری اُمت میں سے اُن کو پائیں اُنہیں حکم دے کہ ان پر ایمان لائیں۔ اگر وہ (حضرت) محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی جنت اور دوزخ کو۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب "شرح حدیثِ لولاک"۔

---

[12] (مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب البر والصلۃ الفصل الاوّل، 1277/3، الحدیث: 4915-(5)، المکتب الإسلامي)

[13] (مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النفقات وحق المملوک، الفصل الثانی، 1004/2، الحدیث: 3369-(28)، المکتب الإسلامي)

[14] (ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب مایؤمر من القیام الخ، 23/3، الحدیث: 2549، دار الفکر، بیروت)

[15] (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصید والذبائح، الفصل الاوّل، 1193/2، الحدیث: 4072-(9)، 4075-(12)، 4077-(14)، 4122-(9)، المکتب الإسلامي)

[16] (صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الاستسقاء فی الخطبۃ الخ، 315/1، الحدیث: 891، دار القلم، بیروت)

[17] (المستدرك علی الصحیحین، ومن کتاب آیات رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم التي في دلائل النبوة، کان أجود الناس بالخیر من الریح المرسلة، 517/3، الحدیث: 4285، دار المعرفة، سنة النشر: 1418ھ/1998م)

فائدہ: ان دلائلِ قاطعہ سے صاف صاف معلوم ہوا کہ حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار اور تمام جہان کے لئے باعثِ رحمت ہیں اور آپ (ﷺ) بشیر ونذیرو سراج المنیر بھی تمام جہان کے لئے ہیں۔

چنانچہ سورہ فرقان میں ہے: تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَا ۙ (پارہ ۱۸، سورۂ فرقان، آیت ۱)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈرسنانے والا ہو۔

اور یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ۙ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ۙ (پارہ ۲۲، سورۂ احزاب، آیت ۴۵،۴۶)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاظر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

اور قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ۙ (پارہ ۶، سورۂ مائدہ، آیت ۱۵)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

اور قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی عمر اور اُس کی ہدایت و رسالت کی قسم بیان فرمائی اور اُس پر خود درود فرمایا اور فرشتوں اور مومنوں کو بھی حکم فرمایا: لَعَمۡرُکَ اِنَّہُمۡ لَفِیۡ سَکۡرَتِہِمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ۙ (پارہ ۱۴، سورۂ الحجر، آیت ۷۲)

ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

لَاۤ اُقۡسِمُ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ (پارہ ۳۰، سورۂ البلد، آیت ۱،۲)

ترجمہ: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔

اور فرمایا: وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ۙ (پارہ ۳۰، سورۂ الم نشرح، آیت ۴)

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

انتباہ: انصاف فرمایئے کہ کیا کسی اور نبی (علیہم السلام) کی عمر اور اُس کے شہر اور اُس کی رسالت کو قسم کے ساتھ خداوند کریم عزوجل نے یاد فرمایا اور "وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی" اور "مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا" کا وعدہ بھی فرمایا "قاب قوسین" اور "اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ" کے مراتب بھی دیئے۔ یہ سب فضائل آپ ﷺ ہی کی ذات مقدسہ کے لئے ہیں اور آیت "وَ رَفَعَ بَعۡضَہُمۡ دَرَجَات" بھی اس بات پر شاہد ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو فرشتوں سے تعظیمی سجدہ کرایا تو اپنے حبیب (ﷺ) پر خود اور فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اگر (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کو درجہ خُلّت عطا کیا ہے تو اپنے حبیب ﷺ کو مقامِ محبت عنایت فرمایا ہے اور اگر (حضرت) داؤد علیہ السلام کو لوہا موم کرنے کا معجزہ دیا ہے تو اپنے حبیب ﷺ سے اُمِ معبد کی بکری کے

تھنوں سے دودھ نکلوایا جب کہ اُس بکری کی دودھ دینے کی عمر نہ تھی اور حبشی قوم کے دلوں کو اس سے نرم کرایا اور اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہوا پر سیر کرایا تو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو براق عطا کیا۔ اگر اُن سے پرندے کلام کرتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے حجر و شجر و حیوانات و جمادات باتیں کرتے اور اگر حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک حصہ حسن ملا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تمام حسن ملا۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا سے دریا کو شق (دراڑ/پھاڑ) کر دیا اور پتھروں سے چشمے جاری کئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قمر کو انگشتِ شہادت (شہادت کی اُنگلی) سے شق کر دیا اور اُنگلیوں سے چشموں کا پانی جاری کر دکھایا ہے اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو سانپ بنا دیا جو اِدھر اُدھر پھرتا تھا لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حَنَّانَہ [18] کو انسان کی طرح بولنے والا بنا کر دکھایا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سنگ ریزوں (پتھر کے ٹکڑے) اور درختوں سے کلام کرایا جو کہ غیر جنس ہیں اور ان دلائل کی تائید پر کئی احادیث شاہد ہیں چنانچہ ابنِ عساکر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر ابراہیم علیہ السلام کو میں نے خلیل بنایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حبیب کا لقب عطا کیا اگر موسیٰ علیہ السلام سے زمین پر کلام کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آسمانوں پر کلام کیا۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس بنایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام کو دو ہزار برس پہلے خلقت کے پیدا کرنے سے بنایا اور بیشک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدم آسمان میں پہنچے جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پہلے کسی کے قدم نہ پہنچے اور نہ بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کسی کی رسائی ہوگی اور اگر حضرت آدم علیہ السلام کو بَرگُزیدہ (منتخب) کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو خاتم الانبیاء کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ کسی کو عزت و کرامت والا نہیں بنایا۔ [19]

اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صاحب ابو نعیم و دارمی و ترمذی نے حدیث بیان کی ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے اور تعجب سے ذکر کر رہے تھے کوئی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل اللہ بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ اور عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس اور آدم علیہ السلام کو صفی اللہ سے پکارا یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات نے اُن کے قریب آکر فرمایا میں نے تمہاری بات سنی بیشک ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور آدم صفی اللہ اور واقعی وہ ایسے ہیں لیکن: **انا حبیب اللّٰہ ولا فخر وانا حامل لواءالحمد یوم القیمۃ تحتہ ادم فمن دونہ ولا فخر انا اول شافع ۔** [20]

یعنی میں اللہ کا حبیب ہوں میں فخر نہیں کرتا اور میں بروزِ قیامت جھنڈا الحمد کا اُٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور اُن کے سوا سب کھڑے ہونگے اور سب سے پہلے شافع (سفارش کرنے والا/مددگار) میں ہوں گا۔

اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہا بروزِ قیامت میں خطیب ہوں گا اور سب کا پیشوا اور خزائن رحمت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہونگی۔ [21]

---

[18] لکڑی کے ایک ستون کا نام جس سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ٹیک لگا کر خطبہ سنایا کرتے تھے، چونکہ منبر بننے کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے چھوڑ دیا، وہ چیخ کر رویا، اس لئے اس کا نام حنانہ ہوا۔

[19] (تاریخِ دمشق الکبیر، باب ذکر عروبہ الیٰ اسماء الخ ,296/3، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

[20] (سنن الترمزی، ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی ﷺ ,354/5، الحدیث :3636، دارالفکر بیروت)

[21] (دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ ﷺ الخ ,484/5، دارالکتب العلمیۃ)

چونکہ اس مسئلہ میں اہلِ اسلام متفق ہیں اسی لئے اس پر مزید تحقیق کی ضرورت نہیں۔ اِمامِ اَہلِ سنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ کے دور میں کسی نے کچھ اختلاف کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "تجلی الیقین بان نبینا ﷺ افضل المرسلین" ایک ضخیم کتاب لکھی۔ اس کے مطالعہ کے بعد کسی قسم کی خَلِش (الجھن، فکر، پریشانی) نہیں رہتی کسی کو اس موضوع پر شوقِ علمی پورا کرنا ہے تو اس کا مطالعہ کرے۔ فقیر اُویسی غفرلہ نے انہیں کے فیض سے اس موضوع پر چند کتب تحریر کیں جو مطبوعہ ہیں۔ "جامع الصفات النبی"، "تو تنہا داری"، "آدم تا ابندم"، "فخر آدم و بنی آدم" ۔

اس رسالہ میں فقیر نے دورِ حاضر کے غیر مسلموں کے بڑے بڑے ناموروں کے تاثرات جمع کئے ہیں کہ باوجود اس کے انہوں نے ہمارے پیارے آقا کریم رؤف ورحیم ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھا آپ ﷺ کی شان کے گیت گاتے ہیں۔ سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کفارِ مکہ باوجود اس کے کہ وہ کفر کے اندھیرے میں بھٹکتے تھے۔ تعصب کے پردے اُن کی عقلوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اُن کے قلوب پر تالے لگے ہوئے تھے پھر بھی وہ نبی مکرم ﷺ کو صادق الامین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ آج بھی مغربی دنیا کے بعض کافر اپنے بغض وحسد کی وجہ سے ہمارے رسولِ برحق ﷺ پر طرح طرح کے حملے کرتے ہیں تو دوسری جانب بعض کفار آپ ﷺ کی شان رَطبُ اللِّسان (زبان سے پھول برساتے) نظر آتے ہیں۔

هذا آخر ما رقم قلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۹، ج ۱، ۱۳۹۵ھ۔

بہاول پور، پاکستان

الفضل ما شَهِدَت به الاَعَدَاءُ

مرتبہ و کمالِ شان اور فضیلت وہ جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔ اس عربی مقولہ کی حقیقت اور اس کی صداقت کے لئے فقیر نے غیر مسلم دانشوروں، ادیبوں کے تاثرات جمع کئے ہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کریم، رؤف و رحیم ﷺ کو ایسی شان وفضیلت اور مقام عطا فرمایا کہ کائنات کی ساری مخلوق اپنے ہوں یا بیگانے سب کے سب ہمارے سچے رسول ﷺ کی تعریف و توصیف میں رَطبُ اللِّسان (زبان سے پھول برساتے) ہیں۔ فقیر کی یہ کاوِش (تلاش، جستجو اور محنت سے انجام دیا ہوا کام) جہاں عشاقِ رسالت کے لئے ایک انمول تحفہ ہے وہاں نام نہاد مسلمان بدعقیدہ منکرین شانِ رسالت کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے جو بظاہر مسلمان کہلانے کے باوجود آقا کریم ﷺ کی مدح سرائی درودو سلام، محافل میلاد پر شرک و بدعت کے فتویٰ دیتے ہیں۔ سچ فرمایا سیدی امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

اس رسالہ میں جن غیر مسلموں کے تاثرات جمع کئے ہیں وہ نقوشِ رسول نمبر جلد ۴ اور مختلف اخبارات سے لئے گئے ہیں۔

پنڈت هردیے پرشاد: اگر کوئی مجھ سے دریافت کرے کہ حضرت محمد (ﷺ) کون تھے؟ تو میں اس کے جواب میں بَرمَلا (علانیہ) کہوں گا کہ آپ (ﷺ) اپنے زمانہ کے سب سے بڑے بزرگ اور پیغمبر، توحید کے علمبردار، حقانیت کے طرفدار، سچائی کے دلدادہ اور ایشور کے پَرَستار (پوجنے والے) تھے۔ آپ (ﷺ) کی اصلاح قابل داد تھی اور تا قیامت یاد رہے گی۔ (پیشوا، ربیع الاول، ۱۳۵۶ھ)

شیام سندر ایڈیٹر رسالہ "پیمانہ" لاهور: پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کی اُولُو العَزمی (بلند ہمتی) اور قومی اِیثار (دوسروں کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیع دینے کا عمل، قربانی دینا) کے لئے میرے دل میں بہت پریم ہے۔ (حوالہ مذکور)

پنڈت دهرم دیوشاستری: اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد ﷺ بنی نَوعِ اِنسان (بنی آدم علیہ السلام) کے بھلے کے لئے جیئے۔ (حوالہ مذکور)

نارائن صاحب سوامی پردهان انٹرنیشنل آرین لیگ۔ دهلی: گیتا میں جیسا کہا گیا ہے کہ جب خرابیاں حد سے مُتَجاوِز (اپنی حد سے گزر جانے والی) ہو جاتی ہیں تو ان کے دور کرنے کے لئے سدھارکوں کا جنم ہوا کرتا ہے اسی اصول کے ماتحت حضرت محمد ﷺ کا جنم عرب میں ہوا۔ (حوالہ مذکور)

بدھ عالم چینی لیڈر مسٹرفن چن: پیغمبرِ عرب (ﷺ) نے جو تعلیمات دنیائے اسلام کے سامنے پیش کی ہیں وہ روحانی اور مادی ہر دو اقسام کی ریاضتوں کو اپنی اپنی جگہ ٹھکانے سے رکھنے والی اور دونوں کے درمیان بہترین توازن قائم رکھنے والی ہیں۔ (رسالہ پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

پروفیسر ایشوری پرشاد: (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) امن و امان کے خواہاں تھے۔ وہ (ﷺ) لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ خدا (عزوجل) کی عبادت کرو اور نیک کام کرو۔ (تاریخ ہند)

بهگت راؤ ایڈوکیٹ کوه مری: سری رامچندر جی مہاراج، بھگوان سری کرشن جی، گورونانک دیو جی، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) یہ سب روحانی بادشاہ تھے اور میں کہتا ہوں کہ اُن میں ایک روحانی شہنشاہ بھی ہے جس کا مقدس نام (حضرت) محمد (ﷺ) تھا جس کے معنی ہی مَہِما (عظمت، شان وشوکت، تعریف وتوصیف) کئے گئے ہیں اور جس کی یوترلائف کے متعلق بہت کچھ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ایک ریفارمر (معاشرے کی اصلاح کرنے والے=Reformer) نے آکر دنیا میں بہت کچھ کیا مگر حضرت محمد (ﷺ) نے دنیا پر اس قدر احسان کئے ہیں جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ (غازیانِ ہند، صفحہ ۱۲۸)

پنڈت سیتادھاری: پیشوائے دینِ اسلام حضرت محمد (ﷺ) کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے اور تقریباً آنحضرت (ﷺ) کی زندگی ہر حیثیت سے دنیا کے لئے سبق آموز ہے بشر طیکہ دیکھنے والی آنکھ، سمجھنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل ہو۔ (معجزاتِ اسلام، صفحہ ۷۴)

ھندو فاضل چیلونکر وکیل اکولہ سابق سیکریٹری ھندو مھاسبھا: موضع بلڈانہ علاقہ برار میں تقریر کرتے ہوئے کہا پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کی بِعثت (پیغمبر بنا کر بھیجے جانے کا عمل، رسالت کا زمانہ) ایک ایسے آفتاب عالمتاب کا ظہور تھا جس کی ضَوفگن (روشن کرنے والے) شعاعوں نے ضلالت کی ظلمت کو چشم زدن میں منور کر دیا۔ رسولِ عربی (ﷺ) نے سب سے پہلے وحدانیت کی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی۔ (اخبار "رہبر دکن" حیدرآباد، ۲۷ ستمبر ۱۹۳۴ء)

لالہ رامچند بی، اے، ایل، ایل، بی پریذیڈنٹ اروڑبنس لکھ (لوک) سبھا لاھور: وحدانیت و مساوات یہ دونوں بے بَہا (قیمتی) اصول دنیا کو حضرت بانی اسلام (ﷺ) نے دیے۔ (حضرت) محمد علیہ السلام انسانی جماعت کے سب سے بڑے رہنما اور ہادی (ہدایت دینے والے) ہیں۔ جب تک وحدانیت اور مساوات کے اصول سے بڑھیا اصول دنیا کو دستیاب نہیں ہوتے اُس وقت تک فیض رسانی کا سہرا (حضرت) محمد علیہ السلام کے سر رہے گا۔ (معجزاتِ اسلام، صفحہ ٦٧)

یو کمباؤ مائنٹ (بدھ لیڈر): میں حضرت پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کو خراجِ عقیدت ادا کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ کوئی شخص جو حضرت پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کے حالاتِ زندگی پڑھے وہ آپ (ﷺ) کے شاندار کارناموں پر جوش تحسین کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حضرت محمد (ﷺ) کی زندگی از حد مصروف زندگی تھی اور قابل تحسین کارناموں سے لبریز۔ (پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵٦ھ)

مسٹر این، ایے نگایاتھن آف برھما: ہندوؤں اور بدھوں کی مذہبی کتابوں کے مطابق جب کبھی دنیا کو ایک معلم کی ضرورت لاحق ہوتی ہے ایک معلم جلیل مبعوث ہوتا ہے حضرت محمد (ﷺ) ایسے ہی معلم جلیل تھے۔ حضرت محمد (ﷺ) نے محمدیت کی تخلیق نہیں فرمائی بلکہ سچائی اور امن کے اصولوں کا اعلان فرما دیا۔ (حوالہ مذکور)

ریورنڈ بوسوتھ اسمقد: ہادی عرب (ﷺ) کو ایک ساتھ تین چیزوں کے قائم کرنے کا مبارک موقع ملا۔ سلطنت، اصلاح، اعمال مذہب۔ تاریخ دنیا میں اس قسم کی دوسری کوئی مثال نہیں دکھائی جا سکتی۔ (محمد اور محمد نازم)

ریوریند جارج: حضرت اسماعیل (علیہ السلام) سے حضرت محمد (ﷺ) پیدا ہوئے۔ آپ (ﷺ) کی شان میں بڑی بات بائبل مقدس میں لکھی ہوئی ہے کہ اس قوم کی بزرگی ہے جس میں حضرت محمد ﷺ پیدا ہونگے حضرت اسحاق (علیہ السلام) کی نسل سے یسوع مسیح پیدا ہونگے۔ (نقوشِ رسول نمبر ۴، صفحہ ۴۷۹، پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵٦ھ)

سردار جوند سنگھ: دنیا میں آنحضرت رسولِ عربی (ﷺ) پاکیزہ زندگی کی بے نظیر مثال ہیں۔ (مدینہ، جولائی ۱۹۳۲)

سردار رام سنگھ امرتسری: (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے دنیا میں آکر بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ (ﷺ) کے اعلیٰ درجے کے ریفارمر اور اپنے وقت کے بڑے مذہبی پیشوا تھے۔ آپ (ﷺ) نے عرب سے بت پرستی اور وہم پرستی کو دور کیا اور بھی

بہت سے کام آپ (ﷺ) کی زندگی سے وابستہ ہیں۔ آپ (ﷺ) نے عرب سے غلامی کی انسانیت سوز رسم کو مٹایا۔ اسلام کے پیروؤں (پیروی کرنے والوں) کو تعلیم دی کہ غلاموں کو آزاد کرنا بڑا ثواب ہے۔ کوئی شخص پیدائشی غلام ہونے کی وجہ سے امام یا خلیفہ بننے سے محروم نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے دنیا کو آپ (ﷺ) ہی نے جمہوریت سے آشنا کیا اور وطن کے متعلق فرمایا کہ وطن کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ وطن والوں سے محبت کرنا ایمان ہے اور اہل وطن سے غداری یا نفرت یا ترک تعلق کرنا ناجائز ہے۔ اس تعلیم کا آپ (ﷺ) نے یہودیوں اور کافروں سے مُعاہَدات (تحریری عہد نامے) کرکے اور ان سے محبت و رَواداری (سبھی مزاہب کی تعظیم اور احترام) کا سلوک کرکے مسلمانوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بھی قائم کیا۔ (مولوی، ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

سردار کرشن سنگھ (اور گورونانک صاحب): اس بِعثَت (رسالت کے زمانہ) کے بعد صفحہ ارض (زمین) پر ایک جدید تہذیب و ترقی کا ظہور ہوا۔ پھر زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ اس تہذیب کے بانی وہی لوگ تھے جو کچھ دنوں پہلے بالکل وحشی تھے اور تہذیب کی ہوا ان کو چھو بھی نہیں گئی تھی۔ وہ لوگ دن رات شرابیں پیتے تھے اور آپس میں کشت و خون کے سوا ان کا کوئی کام نہ تھا، معمولی بات پر بھی قبیلے کے قبیلے کٹ مرتے تھے۔ لڑکی کی ولادت اس قدر ننگ خیال کی جاتی تھی کہ پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دیا جاتا تھا۔ غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی کوئی حد نہ تھی۔ جہالت کی انتہا یہ تھی کہ دادا پردادا کا بدلہ پوتے پرپوتے لیتے تھے۔

ان حالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی معمولی تعلیم کا اثر نہ تھا بلکہ حضرت محمد صاحب (ﷺ) کو خداوند عالم (عزوجل) کی طرف سے خداوند ہدایتیں تھیں کہ باوجود ان کے غیر تعلیم یافتہ ہونے اور اس سوسائٹی میں نشوونما پانے کے ایسی کایاپلٹ کر دکھادی کہ جس سے ہم یہ مان لینے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد صاحب (ﷺ) ضرور بندگانِ خدا کی ہدایت کے لئے خدا (عزوجل) کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔

آگے لکھتے ہیں حضرت محمد صاحب (ﷺ) کی شخصیت عظیم شخصیت تھی چنانچہ ہمارے آقا سردار گرونانک صاحب جن کی مذہبی رَواداری (سبھی مزاہب کی تعظیم اور احترام) اور بے لاگ انصاف پسندانہ تعلیم کو ایک دنیا نے مانا ہے۔ انہوں نے حضرت محمد صاحب (ﷺ) کی سیرت کے بعد ان کی تعریف میں جو دوہا لکھا ہے وہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت محمد صاحب (ﷺ) کی شخصیت دنیا کے تمام انصاف پسند اور غیر متعصب مذاہب میں بھی پسندیدہ اور مقبول رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

ڈھا نورِ محمدی ڈھا نبی رسول
نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

یعنی نورِ محمد (ﷺ) کی شان بلند و بالا ہے۔ نبی رسول کی فضیلت والے ہیں۔ آپ (ﷺ) کی شان دیکھ کر سب کچھ بھول گیا۔

مسٹروائل مصنف ہسٹری آف دی اسلامک میپل: رسولِ کریم (ﷺ) نے مسلمانوں کو ایسے مذاہب کے شیرازے[22] میں منسلک کر دیا ہے کہ جس میں صرف خدائے واحد کی پرستش اور ابدی نجات کی تعلیم تھی اور مکمل شریعت سے بہرہ اندوز کیا اور اس قانون کا عامل بنا دیا جو ہر زمانہ میں یکساں مَنفَعَت (نفع، فائدہ) کے ساتھ نافِذ اور رائج ہو سکتا ہے۔ (نقوشِ رسول نمبر ۴)

پروفیسر مارس: کوئی چیز عیسائیانِ روم کو ضلالت و غوایت کے خندق سے جس میں وہ گرے پڑے تھے انہیں نکال سکتی تھی بجز اس آواز کے جو سر زمین عرب کے غارِ حرا سے آئی۔ (رسالہ مولوی دہلی، ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

مسٹر ایچ۔ جی۔ ویلز مورخ انگلستان: (حضرت) محمد (ﷺ) سے قبل عربوں کا ذہن و دماغ مٹی ہو رہا تھا۔ وہ شاعری اور مذہبی مباحث میں مبتلا تھے مگر پیغمبر اسلام (ﷺ) کے مبعوث ہوتے ہی ان کی قومی اور نسلی کامیابیوں نے ان میں وہ ولولہ پیدا کر دیا کہ تھوڑے ہی دنوں کے اندر اُن کے ذہن و دماغ میں وہ روشنی اور چمک دمک پیدا ہو گئی کہ یونانیوں کے بہترین دور کے لگ بھگ پہنچ گئی یعنی انہوں نے ایک نئے زاوِیے (نئے انداز) اور قوت تازہ کے ساتھ علم کے اس ذخیرہ کو باقاعدہ نشوونما دینی شروع کی جس کا کام یونانیوں نے شروع کیا تھا اور شروع کرکے چھوڑ دیا تھا۔ ان عربوں ہی نے انسانوں کے اندر سائنس کی تحقیقات کی تحریک کو از سر نو زندہ کیا۔ موجودہ دنیا کو علم و اِقتِدار (غلبہ، طاقت) کی جو نعمتیں حاصل ہوئی ہیں وہ عربوں کے ذریعے ملی ہیں جو تاریخ کی تمام اعلیٰ لٹریچر اور ٹھوس فلسفے کی جڑ بنیاد ہے اور یہی مضمون تھا جس میں اولین عرب مصنفین نے امتیاز حاصل کیا۔

اسلام میں فلسفیانہ علوم کا عظیم الشان انبار لگ گیا تھا۔ ان کے علاوہ کوفہ، بغداد، قاہرہ، قرطبہ میں عظیم الشان یونیورسٹیاں قائم تھیں۔ ان یونیورسٹیوں نے چار دَانگِ عَالَم (دنیا کی جانب) میں اجالا کر دیا۔ اسلامی فلسفہ کا رنگ و روغن جامعہ قرطبہ ہی کے ذریعہ سے پیرس اور آکسفورڈ اور شمالی اطالیہ کی یونیورسٹیوں پر چڑھا۔

بارہویں صدی تک علم الحساب میں صفر کا پتا تک نہ تھا مگر اس زمانہ میں ایک عرب ماہر علم ریاضیات (حضرت) محمد امین موسیٰ (علیہ السلام) نے صفر ایجاد کیا۔ اس نے سب سے پہلے اَعشارِیَہ[23] استعمال کیا اور مُفرَد اَعداد[24] کی قیمت کا تعین ان کی حیثیت کے مطابق کیا۔ الجبرا (Algebra) انہی کی پیدا کی ہوئی چیز ہے، ستاروں کے علم کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا، عِلمِ نُجُوم (ستاروں کا علم) کے متعلق بہت سے آلات بنائے جو آج تک استعمال ہوتے ہیں۔ فنِ اَدوِیَہ (Pharmacology) میں وہ یونانیوں سے بہت بڑھ گئے تھے۔ انہوں نے جو کتاب اَلاَدوِیَہ مرتب کی تھی وہ آج تک جوں کی توں موجود ہے۔ ان کے علاج کے بہت سے طریقے ایسے تھے جن پر آج تک عمل درآمد ہے۔ اُن کے جَراح بے حِس[25] کرنے والی دواؤں کا استعمال جانتے تھے اور دنیا میں مشکل سے جو جرّاحی عَمَل (Surgery) ہوتے ہیں ان میں ان کے آپریشن بھی شامل ہیں۔ اسی طرح کیمیا (Chemistry) میں انہوں نے نہایت عمدہ ابتداء کی اور بہت سے نئے اوزار اور نئے مرکبات مثل الکحل (Alcohol) وغیرہ دریافت کئے۔ فنِ تعمیر (عمارت بنانے کا علم، Architecture) میں بھی وہ دنیا سے بازی لے گئے اور ہر قسم کی دھات

---

[22] (شیرازہ کی جمع، بندوبست)

[23] (دس دس سے منسوب، اکائی کے دس ٹکڑے کیے ہوئے (علم الحساب))

[24] (ریاضی) وہ عدد جس پر کوئی اور عدد تقسیم نہ ہو۔ Prime Number

[25] (ٹوٹی ہوئی ہڈی اور زخم کا علاج سُن یا بے ہوش کرکے کرنے کا عمل)

سے کام لیتے تھے۔ اسی طرح پارچہ بافی (کپڑا بننے کا کام یا پیشہ) میں کوئی ان سے آگے نہ بڑھ سکا۔ وہ رنگ آمیزی کے گروں سے بھی واقف تھے اور کاغذ کی صنعت بھی انہی کی رَہینِ مِنَّت (احسان مند) ہے۔ (الامان دہلی، مئی ۱۹۳۶ء بحوالہ اسٹار آف انڈیا)

مسٹر ہولڈرسن: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پھیلایا ہوا مذہب بالکل واضح اور صاف ہے۔ وہ ایک جامع مانع عقیدہ ہے جو ایک ہی کتاب یعنی قرآن پاک پر مبنی ہے۔ وہ سختی کے ساتھ توحید کا مذہب ہے۔ (پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

پروفیسر مارلین: کوئی چیز عیسائیوں کو اس ضلالت اور گمراہی کے خندق سے جس میں وہ گرے پڑے تھے انہیں نکال سکتی تھی بغیر اس آواز کے جو سرزمین عرب کے غارِ حرا سے آئی۔ اعلاء کلمۃ اللہ جس سے انکار کرتے تھے۔ اس آواز نے دنیا میں پیدا کیا اور ایسے علمی پیرائے میں کیا جس سے انسانیت اور مروت مسلمانوں میں ہے شاذ و نادر ہی کسی اور قوم میں پائی جاتی ہے۔ (تذکرہ المسیح)

انسائیکلوپیڈیا: مذہب اسلام کا وہ حصہ جس سے اس کے بانی کی طبیعت صاف نہایت کامل اور غایب درجہ مُؤثِّر (تاثیر یا اثر کرنے والا) ہے۔ اس سے ہماری مراد اس کی اخلاقی نصیحتیں ہیں۔ (چیمبرس انسائیکلوپیڈیا)

بولف: اسلام کی تعلیم کی برتری، فضیلت، منزلت اَظہر مِنَ الشَّمس (سورج سے بھی زیادہ واضح اور روشن) ہے۔ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اسلام کامل مذہب ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اسلامی تعلیم بالکل خالص ہے۔ قوانین و آئین احسان مندی کی رو سے دنیا پر واجب تھے کہ دنیا پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تہذیب و تمدُّن [26] کا جو حیرت انگیز اثر ڈالا ہے اس کو کبھی فراموش نہ کرے۔ (جوا کیم بولف از معجزات اسلام، صفحہ ۴۷)

لالہ شیام ناتھ ایم، اے، دھلوی: بلاشبہ اسلام نے جہاں بے شمار اصلاحات اور بَنی نَوعِ اِنسان میں خدمت میں شفقت کا اظہار کیا ہے وہاں اِنسِدادِ غلامی (غلامی کے خاتمے) کے متعلق بھی اس کی مساعی بہت قابلِ قدر و قابلِ توصیف ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی لعنت اگر کوئی چیز ہے تو یہی غلامی۔ خدا جانے کس منحوس ساعت میں اس رواج نے جنم لیا تھا کہ ہزارہا برس گزر جانے کے بعد اب تک کسی نہ کسی حصہ عالم پر اس کا وجود نظر آرہا ہے۔ آپ نے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کی تلقین شروع کر دی۔ یہ بھی دنیا میں اپنی نوعیت کی پہلی آواز تھی۔ غلام ایک اَرذل (ذلیل اور حقیر) ترین مخلوق سمجھے جاتے تھے، عزت اور سلوک تو ایک طرف کسی آسائش و آرام کے بھی مستحق نہ سمجھے جاتے تھے۔ سب سے پہلے مسلمانوں نے اس طرف توجہ کی اور جوں جوں مسلمانوں کے اِقتِدار اور اُن کا دائرۂ اثر بڑھتا گیا غلاموں کی حالت بھی سنورتی گئی۔ (رسالہ مولوی دہلی، ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

ماسٹر شنکر داس گیانی ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول لائل پور: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں ہمیں بہت سی خوبیاں نظر آتی ہیں جن کو دیکھ کر بے اختیار آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کچھ نہ کرتے صرف خدا پرستی اور مساوات کی تعلیم پر اکتفا کرتے تو بہت کچھ تھا اور اتنے ہی پر دنیا ان کے قدموں پر عقیدت کے پھول نچھاور کرتی مگر اب جب کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات میں توحید، تقویٰ، نیکی، پارسائی، محبت،

[26] (رہنے سہنے کا خاص طریقہ، طرزِ معاشرت)

رواداری اور عورتوں کے حقوقِ آزادی وغیرہ چیزیں بھی نظر آتی ہیں تو ایسی حالت میں ان کی تعریف سے چشم پوشی کرناہٹ دھرمی اور بدترین تعصب ہے۔(رسالہ مولوی دہلی، ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

لالہ دیش بندھوایڈیٹر اخبار "تیج دھلی": حضرت محمد صاحب (ﷺ) کی پوری زندگی میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ آپ (ﷺ) نے کسی قوم تو قوم کسی ایک شخص کو بجز مذہب میں داخل کرنا تو کُجا (دور) کبھی کسی کو اس کی اجازت بھی دی ہو۔ خیر یہ تو مذہب میں شامل کرنے اور نہ کرنے کا معاملہ تھا۔ اسلامیہ کا سُلوک غیر قوموں کے ساتھ اتنا رواداارنہ رہاہے کہ اس کی مثال کسی دور میں نہیں ملتی۔ اسلامی جہاد جن کو بُری صورت میں پیش کیا جاتا ہے اس میں یہ بھی حکم دیا گیاہے کہ جب فوجیں بڑھیں تو راہ میں کسی کو نقصان نہ پہنچائیں، دشمن کو پناہ دینے میں بُخل (کنجوسی) نہ کریں، عورتوں، بچوں، بیماروں، بوڑھوں اور پجاریوں سے تعرُّض (اعتراض) نہ کریں۔ یہ کتنے اعلیٰ حکام ہیں، جنگیں ہمیشہ ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی مگر کسی قوم نے دشمن پر کبھی رحم نہیں کیا اور رحم کیا بلکہ پوری سنگدلی سے لوٹا، جلایا اور برباد کیا مگر حضرت محمد (ﷺ) کے وقت میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ (نقوشِ رسول، جلد ۴)

لالہ رام ورما ایڈیٹر اخبار "تیج دھلی": ہم نے تلوار کا چرچا بہت سنا ہے اور مثال کے طور پر جہاد کا مسئلہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے ایسا کہنا خود اس اسلام کی تردید کرنا ہے۔ اس غلط اور شرَ انگیز (آپس میں لڑانے والے) عقیدے کے حامیوں نے حضرت محمد صاحب (ﷺ) کی زندگی کے واقعات کو بالائے طاق رکھ دیاہے اور صداقت سے آنکھیں بند کرلیں۔ اسلام میں تلوار کی جگہ ہے وہ جو کسی مذہب میں ہو سکتی ہے۔ اسلام میں تلوار کا استعمال جائز ہے مگر صرف وہیں تک جہاں تک کہ صداقت اور سچائی کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ اسلام میں امن و آشتی [27] اور صلح و راستی کی جگہ دوسروں سے کہیں بالاتر ہے۔ اسلام تلوار کا نہیں بلکہ امن کا پیغام ہے۔ (رسالہ مولوی، دہلی ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

اس نے مزید کہا کہ جمہوریت، اخوت، مساوات یہ عطیات ہیں جو (حضرت) محمد ﷺ نے بنی نوع انسان کو عطا کئے۔ (نقوشِ رسول، نمبر ۴)

ان چند غیر مسلم رہنماوں کے اقوال سے ثابت ہے کہ مشرق و مغرب کے بڑے بڑے محقق، اصحابِ فراست و لیاقت نے اس بات کو تسلیم کیاہے کہ حضور انور ﷺ درجہ اور مرتبہ دنیا کے بڑے بڑے لوگوں میں سب سے اونچا اور بلند ہے اور غیر مسلم محققین نے آپ (ﷺ) کی تہذیب، دیانت، امانت داری، غریبوں پر رحم و کرم، مساوات بین الاقوام اور انسانی صفات کا مکمل نمونہ آپ (ﷺ) کو مان لیاہے لہٰذا ان مُفکّرین (غور و فکر کرنے والے) نے اپنی تحریروں میں سرورِ کائنات ﷺ کے متعلق جو اعترافِ حقیقت کیاہے انہی کے الفاظ میں پیش کیا ہے۔ ان کے علاوہ چند مفکروں کے ان عِطر بیز (خوشبو پھیلانے والے) الفاظ سے جو خوشبو پیدا ہوتی ہے ان کے مطابق عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

سب سے زیادہ کامیاب پیغمبر: تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں (حضرت) محمد (ﷺ) سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔ (مقالہ نگار انسائیکلوپیڈیا، برٹانیکا)

---

[27] (سلامتی، دوستی، میل ملاپ)

شعاعِ نور، مظھرِ اُتم، مینارِ ھدایت: حضرت محمد (ﷺ) جمالِ کبریائی کی وہ شعاعِ رنگ و نور سے جو ایک پیکر انسانی میں جلوہ گر ہو کر ظُلمت کَدَہ (تاریکیوں کا گھر) جہاں کو رشک صد جہاں آئی تھی اور بنا گئی۔

انسانیت کا وہ مُظہِرِ اَتَم (آنحضرت ﷺ کا ایک لقب) جس کی انسانیت کے سامنے فرشتوں کی گردنیں جھک گئیں، وہ نادرِ روزگار ہستی مافوق الفطرت کمالات کو سمجھنے سے عقل انسانی باوجود اپنی بلند پروازیوں کے یکسر قاصر رہے گی۔

وہ جلیل القدر پیغمبر جس کا اُسوۂ حسنہ کائنات کے لئے ہر شعبہ، عمل میں تقلید کا ایک بہترین اور افضل ترین نمونہ بن گیا۔ وہ مینارِ رشد و ہدایت (نیک یا سیدھا راستہ بتانا)، وہ سراجِ صداقت و حقانیت، جس کی ضیاء باریاں ہر زمانہ میں گم گشتگان بادیہ ضلالت (گمراہوں) کے لئے صراطِ مستقیم کا پیام ثابت ہوئیں اور ہوتی رہیں گی۔ (حکیم پنڈت کرشن کنور، نقوشِ رسول، نمبر ۴)

حضرت محمد ﷺ کا اخلاق وہی تھا جو ایک شریف عرب کا ہو سکتا ہے۔ آپ (ﷺ) امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور اپنے گردو پیش لوگوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ (مغربی فاضل مارکس ڈاڈ، نقوشِ رسول، جلد ۴)

آپ (ﷺ) قوم کے لئے بہترین مثال تھے۔ آپ (ﷺ) ہر شخص سے ہر وقت ملنے کے لئے تیار رہتے تھے آپ (ﷺ) کی فیاضی و سیر چشمی (سخاوت اور سیر چشم ہونا) غیر محدود تھی۔ اصلاح قوم کی فکر میں ہی وقت مصروف و منہمک رہتے تھے آپ (ﷺ) نے قوم کے لئے بہترین مثال پیش کی۔ مزاج میں تمکنت و نخوت (غرور اور گھمنڈ) نام کو بھی نہ تھی۔ یہاں تک کہ آپ (ﷺ) صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کو تعظیم و تکریم کے رسمی آداب سے بھی منع فرما دیتے تھے۔ (ڈاکٹر گلیوڈیا)

دنیا کے بھترین معلم: پروفیسر مارگیولیس نے یوں اظہارِ خیال کیا کہ پیشوائے دین اسلام (حضرت) محمد (ﷺ) کی زندگی دنیا کو بے شمار قیمتی سبق پڑھاتی ہے اور آپ (ﷺ) کی ہر حیثیت اور آپ (ﷺ) کی زندگی کا ہر پہلو دنیا کے لئے ایک بہترین سبق ہے بشرطیکہ کوئی دیکھنے والی آنکھ، سوچنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل رکھتا ہو۔ (از بحر نبوت مصنفہ ستیہ دہاری)

قابلِ عزت ھستی: (حضرت) محمد (ﷺ) کے سوانح نگاروں کا ایک ایسا طویل سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابلِ عزت ہے۔ (از محمد، صفحہ ا، مصنفہ پروفیسر مارگیولیس)

سچی زندگی: اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام مصنفوں اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کی سوانح حیات (حضرت) محمد (ﷺ) کی سوانح حیات سے زیادہ مفصل اور سچی ہو۔ (از اپالوجی فار محمد اینڈ دی قرآن، مصنفہ جان ڈیون پورٹ)

حضرت عیسیٰ سے افضل: باوجودیکہ (حضرت) محمد (ﷺ) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کی ابتدائی زندگی میں کچھ مشابہت لانے والے بارہ حواری، ناخواندہ، بے سمجھ اور کم حیثیت لوگ تھے۔ برعکس اس کے (حضرت) محمد (ﷺ) پر ایمان لانے والے سوائے غلام (حضرت) زید اور (حضرت) حبشی بلال (رضی اللہ تعالیٰ

عنہم) کے سب کے سب معزز طبقہ کے لوگ تھے اور بعض ان کے خاندان کے بزرگ بھی تھے جنھوں نے بحیثیتِ خلیفہ اور سپہ سالارِ اسلام کی وسیع سلطنت کا نظم و نسق بہترین طریقہ سے انجام دیا۔(مسٹر گاڈفری ہیگنس)

معلم خلقِ خدا: میں نے (حضرت) محمد (ﷺ) کی اس تعلیم کو بغور پڑھا ہے جو انہوں نے خلقِ خدا کی خدمت اور اصلاحِ اخلاق کے لئے دی۔ میری رائے ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی اسلام کی ہدایتوں پر عمل کرے تو وہ بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں موجودہ زمانہ میں سوسائٹی کی اصلاح کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ اسلام کی تعلیم کو رائج کیا جائے۔(جرمنی کا مشہور پروفیسر ہوگ)

عظیم الشان مصلح: (حضرت) محمد (ﷺ) ان عظیم الشان مصلحین میں سے ہیں جنھوں نے اتحادِ امم کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے فخر کے لئے یہ بالکل کافی ہے کہ انہوں نے وحشی انسانوں کو نورِ حق کی جانب ہدایت کی اور ان کو ایک اتحادی، صلح پسندی اور پرہیز گاری کی زندگی بسر کرنے والا بنا دیا اور ان کے لئے ترقی و تہذیب کے راستے کھول دیئے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فردِ واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا۔(روسی فلاسفر، کاؤنٹ ٹالسٹائی)

اعلیٰ اخلاق کی پاکیزہ تعلیم دی: میں دنیا کے مذاہب کا مطالعہ کرنے کا عادی ہوں۔ میں نے اسلام کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ بانی اسلام (ﷺ) نے اعلیٰ اخلاق کی پاکیزہ تعلیم دی ہے جس نے انسان کو سچائی کا راستہ دکھایا اور برابری کی تعلیم دی ہے۔ میں نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی پڑھا ہے اس میں مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ سب کے لئے مفید باتیں اور ہدایتیں ہیں۔(گاندھی)

جلیل القدر پیشوا: اسلام دیگر مذاہب میں اس لئے ممتاز ہے کہ اسلام کے بَرگُزِیدَہ (پسندیدہ) اور جلیل القدر پیشوا کے حالاتِ زندگی میں اِبہام (پوشیدگی) یا اسرار کا کوئی ایسا عُنصر نہیں پایا جو دوسرے بڑے بڑے ہادیانِ مذہب کے گرد حلقہ زن نظر آتا ہے۔ حضور پیغمبر اسلام (ﷺ) کی مبارک زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی۔ آپ (ﷺ) کے کارنامے ان بڑے انسانوں کی زندگیوں کی یاد دلاتے ہیں جو اپنے نام تاریخ کے اوراق میں چھوڑ گئے ہیں۔(ہوم رول لیگ کی بانی، مسز اینی بیسنٹ)

عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام کے بانی: جب ہم اس زمانہ پر غور کرتے ہیں جس میں پیغمبر اسلام (ﷺ) نے اپنی نبوت اور رسالت کا عَلم بُلند کیا اور جس میں ایک ایسا کامل مجموعہ قوانین تیار کیا گیا ہے جو دنیا کی ملکی، مذہبی اور تمدنی ہدایتوں کے لئے کافی ہے تو ہم نہایت حیران ہوتے ہیں کہ ایک ایسا عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام جس کی بنیاد کامل اور سچی آزادی پر ہے، کس طرح قائم کیا گیا ہے؟ پس ہم دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا مجموعہ قوانین ہے جو ہر لحاظ سے بہترین ہے۔(موسیو اوجیل کلوفل)

تاجدارِ شرف وفضیلت: اصول شرع اسلام سے ہر ایک کو دیکھئے تو فی نفسہٖ ایسی عمدہ اور مُؤثِّر (اثر کرنے والا) ہے کہ شارع اسلام کے شرف و فضیلت کے لئے قیامت تک کے لئے کافی ہے۔ اسلام نے اصول کے مجموعہ سے ایک ایسا نظامِ ریاست قائم کر دیا ہے جس کی قوت اور مَتانت (مضبوطی) کے سامنے تمام سیاسی نظام (کچھ بھی نہیں) ہیں۔(ایک مشہور مؤرخ)

انسانی معیارِ اخلاق کوبلند کرنے والے: ایک معمولی عقل و سمجھ کا مسلمان بھی جہاں جاتا ہے (حضرت) محمد (ﷺ) کی تعلیمات اس کے ساتھ ہوتی ہیں جو دوسروں پر ضرور اثر کرتی ہیں۔ صبح، دوپہر اور شام کو اسلام کے حکم کا نعرہ (اذان) بلند ہوتا ہے اور وہ سر جو پہلے پتھروں اور حیوانوں کے آگے جھکا کرتے تھے اب خدائے واحد (عزوجل) کے آگے جھکتے ہیں۔ وہ ہونٹ جو پہلے خوشی کے ساتھ اپنے ہم جنس بھائی پر ہلتے تھے اب اس قادرِ سلطان کی عبادت پر ہلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسلام نے بنی نوع انسان کے معیارِ اخلاق کو بے حد بلند کر دیا۔ (از دینِ اسلام، مصنفہ جوزن طاس، نقوشِ رسول، جلد ۴)

خدا کے سچے نبی تھے: اگر سچے رسول میں ان علامتوں کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ ایثارِ نَفس (کسی نیک مقصد کے لئے ذاتی مفاد کی قربانی) اور اخلاصِ نیت کی جیتی جاگتی تصویر ہو اور اپنے نَصبُ العَین (مقصد اصلی) میں یہاں تک محو (مٹاہوا) ہو کہ طرح طرح کی سختیاں جھیلے، انواع و اقسام کی صُعُوبَتیں (مصیبتیں، تکلیفیں) برداشت کرے لیکن اپنے مقصد کی تکمیل سے باز نہ آئے۔ ابنائے جنس کی غلطیوں کو فوراً معلوم کرلے اور ان کی اصلاح کے لئے اعلیٰ درجہ کی دانشمندانہ تدابیر سوچے اور ان تدابیر کو قوت سے فعل میں لائے تو میں نہایت عاجزی سے اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ (حضرت) محمد (ﷺ) خدا کے سچے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوئی تھی۔ (ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو لیٹز)

پیکرِ استقلال: حقیقی اور سچے ارادوں کے بغیر یقیناً کوئی اور چیز (حضرت) محمد (ﷺ) کو ایسا لگاتار استقلال کے ساتھ جس کا آپ (ﷺ) سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھا سکتی۔ ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لے کر آخر دم تک نہ کبھی آپ (ﷺ) بدمذہب ہوئے اور نہ کبھی آپ (ﷺ) کے قدم سچائی کے اظہار سے ڈگمگائے۔ (پروفیسر فری مین)

صاحب خلق عظیم: ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک روشن چراغ تھے۔ رحمۃ للعلمین اور صاحب خلقِ عظیم تھے کہ اُن کے اوصاف سے آخر ان کی کوشش بارآور (کامیاب) اور سَعیِٔ مشکُور (جدوجہد کی کامیابی) ہوئی۔

آنحضرت (ﷺ) کی صفاتِ حمیدہ و فضائل حسنہ، خلق عظیم، شرافت و نجابت بلکہ منصب رسالت کا انکار بھی محال ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ ایک عظیم الشان، ذی قدر اور بلند مرتبہ انسان تھے، مُرسَل (بھیجے گئے آخری نبی آنحضرت ﷺ) تھے، مامُور مِنَ اللہ (اللہ کی جانب سے مقرر کئے گئے) تھے اور ان میں وہ الٰہی روشنی اور حقیقی نور پر تو فگن تھا جو دنیا میں آکر ہر شخص کو منور کرتا ہے اور یہ کچھ ہمیں پر موقوف نہیں بلکہ بیشتر غیر مسلم مصنفین باوجود مخالفت و دشمنی کے آپ (ﷺ) کی خوبیوں کا اقرار کرنے پر مجبور ہوگئے۔ یہاں تک کہ بعضوں نے صاف الفاظ میں ان کا مامُور مِنَ اللہ اور رسول اللہ ہونا تسلیم کیا ہے۔ (از قران السعیدین، صفحہ ۵۸ و صفحہ ۸۴، مصنفہ مسیحی عالم بحوالہ حقانیتِ اسلام)

معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی: نبی عربی (ﷺ) اُس معاشرتی اور بَین الاَقوامی (وہ بات جس میں قومیں شریک ہوں) انقلاب کے بانی ہیں جس کا سُراغ (نشان) اس سے قبل تاریخ میں نہیں ملتا۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جسے تمام کُرَّۂ اَرض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل اور احسان کے اور کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا۔ اُن کی تعلیم تمام انسانوں کی مساوات، باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت (عالمی بھائی چارہ) تھی۔ (ریمنڈ لیروگ)

تعلیماتِ جمہوریت کا سر چشمہ: عرب جہاں ایک خدا(عزوجل) نے اُونٹ والے کو پیغام بھیجا جس نے وہ تعلیمات دیں جو جمہوریت کا سر چشمہ کہی جاسکتی ہیں۔ان کے متعلق یہ صحیح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو صحیح مُساوات(برابری) اور اُخُوَّت(بھائی چارہ) کے ایک رشتہ میں جکڑ دیا اور وہ واقعی طور پر بہترین تعلیمات تھیں۔(بلبل ہند سروجنی نائیڈو۔سابق صدر کانگریس)

جلال اور بزرگی کے مستحکم ستون: جس طرح دنیا میں اور بزرگ اپنے جلال اور بزرگی کا ایک مستحکم ستون قائم کر گئے ہیں۔اسی طرح (حضرت) محمد(ﷺ) بھی اپنی فضیلت کا ایسا جھنڈا کھڑا کر گئے ہیں کہ جو ہمیشہ کے لئے ان کی یادگار رہے گا یعنی اسلام کا جھنڈا جس کے نیچے اس وقت پچاس کروڑ کے قریب دنیا کے آدمی پناہ گزیں ہیں اور ان کے نام پر جان دینے کے لئے مُستَعِد(ہر وقت حاضر،تیار) کھڑے ہیں۔یہ ان کی فضیلت کا بڑا اعالی شان نشان ہے۔(برہمو سماج کے لیڈر۔شری شر وھے پرکاش دیو جی)

رحمتِ عالم: اے پاک(حضرت) محمد(ﷺ) اے حضرتِ مصطفٰی (ﷺ)،اے عرب دیش کے برگزیدہ یوگی (عابد)! قربان جاؤں میں تیرے قدموں پر۔ اگر نہ ہوتا تیرا وجود تو کس طرح سے رحمت کا نزول ہوتا قبائل عرب پر۔حقیقت میں تو تھا ایک رحمت من الرحمن سارے جہاں کے واسطے۔اے اُمی نادار اس شاندار میں صدقے ہو جاؤں تیرے میٹھے اور پیارے نام پر۔آتا رہے تیرا نام جب میری زبان پر تو شہد کی مٹھاس سے بڑھ کر حلاوت پیدا ہوتی ہے میرے انگ انگ پر۔

در درشن تو کم از کم ایک دفعہ اس ہند کے دیش میں تا کہ مٹ جاویں غلطیاں ساری کہ جن میں پڑ گئی اُمت تیری۔(پروفیسر چیتن دت۔بی،اے)

رہبرانِ مذاہب کے سردار: حضرت محمد(ﷺ) کی شان میں میرے جیسے ناچیز اور ہیچمدان کا گزارش کرنا یا عرض کرنا سراسر گستاخی،بے ادبی اور چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔کیونکہ حضرت (ﷺ) ولیوں کے ولی،پیروں کے پیر،آسمانِ نبوت کے سورج،ہادیان مذاہب کے سرتاج اور رہنمایانِ دین کے رہبر تھے۔جس طرح آفتابِ عالمتاب(دنیا کو جگمگانے والی روشنی) کو کسی چراغ یا لیمپ کی ضرورت نہیں اسی طرح کسی خاکی انسان کی مدح سرائی ان کی عظمت کو بڑھا نہیں سکتی۔دینی بزرگی اور دنیاوی عظمت ان کے حضور میں ہاتھ باندھے کھڑی ہیں۔حضرت محمد(ﷺ) غیر معمولی طاقت والے غیر معمولی انسان تھے اور نوعِ انسان کی اصلاح کے لئے خدا(عزوجل) کے فِرِستادَہ(پیغمبر) تھے۔(لالہ بشن داس)

بہترین اوصاف کے مجموعے: رسول عربی(ﷺ) کی سوانح عمری،بہترین اوصاف اور خوبیوں کا مجموعہ آپ(ﷺ) کا دل عِجز(عاجزی) وانکسار، نرمی اور رحم دلی،محبت و الفت سے لبریز تھا۔آپ(ﷺ) کی شان انسان کی شان سے زیادہ نہیں۔مجھے اللہ(عزوجل) کا نوکر کہہ کر پکارو جب آپ(ﷺ) کا مرید آپ(ﷺ) سے استفسار کرتا ہے آپ (ﷺ) ان لوگوں پر لعنت کیوں نہیں بھیجتے جو آپ(ﷺ) پر ایمان نہیں لاتے تو جواب میں فرماتے ہیں مجھے لعنت بھیجنے کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے انسانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔(شکتی آشرم راجپور سندھ کے پروفیسر ایل وسوانی)

محسنِ انسانیت: اسلام کے داعی(حضرت) محمد(ﷺ) تاریخ کے صفحات پر نہایت صاف روشنی میں کھڑے ہیں حالانکہ ان کے مقابلہ میں(حضرت) مسیح (علیہ السلام) کی تاریخ دھندلی ہے اور بدھ کی ان سے زیادہ دھندلی ہے انہوں نے بت پرستی اور دوسرے مکروہ مروجات کو باطل قرار دے کر خالص سامی

وجدان کے ساتھ وحدانیت الٰہی کا اعلان کیا۔ وہ اللہ (عزوجل) کے ایک سچے بندے اور اس کے فرمانبردار پیغام رساں تھے۔ (حضرت) محمد رسول اللہ (ﷺ) نے دنیا کے ساتھ اتنا احسان کیا ہے کہ کسی دوسرے انسان نے نہیں کیا۔ (مدراس کے ہندو فاضل مسٹر ونکٹار تنام)

وحدت کی لڑی میں پرونے والے عظیم انسان: وحشی جنگجو عربوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے اور ایک زبردست قوم کی صورت میں کھڑا کر دینے کے لئے ایک مہاپرش (عظیم انسان) کا ظہور ہوا۔ اندھی تقلید کے کالے پردے پھاڑ کر اس نے تمام قوموں کے دلوں پر واحد خدا (عزوجل) کی حکومت قائم کی وہ انسانی لعل کون تھا؟ (حضرت) محمد (ﷺ)۔ (پنڈت شیو نرائن)

پاکیزہ خاطر برھمچاری: (حضرت) محمد (ﷺ) کا پہلا نکاح پچیس سال کی عمر میں ہوا۔ یہاں تو آریہ سماجیوں کو ماننا ہو گا کہ (حضرت) محمد (ﷺ) نے شاستر کے مطابق زندگی کا پہلا حصہ مُجرّد (تنہا) رہ کر گزارا۔ وہ برہمچاری تھے اور اُن کا حق تھا کہ شادی کریں۔ معیارِ خانہ داری کے پچیس برس وہ ایک ہی بیوی (حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پر اَنع (اکتفا کرنے والا) رہے اور وہ بھی دو خاوندوں کی بیوہ جو نکاح کے وقت چالیس برس کی اور انتقال کے وقت پینسٹھ برس کی تھی۔ اس بڑھیا سے اس جوان کی نبھ گئی۔ یہ بات (حضرت) محمد (ﷺ) کی پاکیزہ خاطری پر دلالت کرتی ہے۔ (رسوائے عالم، راجپال)

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: ہمارے لئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے بُڑھیا کا لفظ استعمال کرنا گُستاخی ہے مگر مقصد ان ہندوؤں کے اصل الفاظ نقل کرنا ہیں۔

رھنمایانِ انسانیت میں ممتاز: مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں کہ میرے دل میں پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کے لئے نہایت عزت ہے۔ میری رائے میں ہادیانِ دین و رہبرانِ بنی نوع انسان میں ان (ﷺ) کا درجہ بہت بلند ہے۔ (مشہور مؤرخ لالہ لاجپت رائے)

عظیم شخصیت اور سراپا استقلال: حضرت محمد (ﷺ) دنیا کی وہ بڑی شخصیت ہیں کہ جس پر دنیا کی طاقت، رعب اور ہمت جس قدر فخر کرے تھوڑا ہے۔ وہ ایسے انسان تھے جن کو استقلال کا پتلا کہا جائے تو مناسب ہو گا۔ حضرت محمد (ﷺ) کی طرح دعویٰ نبوت تو کئی آدمیوں نے کیا مگر اس میں کامیابی صرف حضرت محمد (ﷺ) کو حاصل ہوئی۔ آج ان کے ہمعصر دعویدارانِ رسالت کا کوئی نام لیوا بھی نہیں مگر اُن (ﷺ) کے نام پر کٹ مرنے والے لوگوں کی تعداد کروڑہا ہے اور جب تک دنیا قائم ہے ان (ﷺ) کا نام بھی قائم رہے گا۔ (متعصب اخبار گروگھنٹال کے ایڈیٹر، لالہ شام لال کپور)

یتیموں کے مربی: آپ (ﷺ) نے یتامی کی بدحالت کو درست کرنے کی طرف جو توجہ کی اور ان کی بہتری کی جو فکر رکھی وہ قابل تعریف ہے۔ یتیموں کو ستانے والوں کی نسبت آپ (ﷺ) کا سخت ملامت سے کام لینا ظاہر کرتا ہے کہ آپ (ﷺ) اس برائی کی اصلاح کی سخت تڑپ رکھتے تھے۔ (مشہور مسیحی فاضل، ویری)

عورتوں کے محسن: (حضرت) محمد (ﷺ) نے عورتوں کے حقوق کی ایسی حفاظت کی کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی تھی۔ اس کی قانونی ہستی قائم ہوئی جس کی بدولت وہ مال وراثت میں حصہ کی حقدار ہوئی۔ وہ خود اقرار کرنے کے قابل ہے اور بُرقعہ پوش مسلمان خاتون کو ایک شعبہ زندگی میں وہ حقوق حاصل ہوئے جو آج بیسویں صدی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ آزاد عیسائی عورت کو حاصل نہیں ہیں۔ (مسٹر پیٹر کریبٹس)

خداداد عطیہ اور اُس کا نور: کیا کبھی آپ نے اس بات کا خیال کیا ہے کہ حضرت محمد(ﷺ) کا دل کیسا تھا؟ ہم اندھے ہیں! اور ہمارا یہ تصور سراسر غلط ہے کہ وہ ایک انسان تھے جو صرف جہاد کافر، انتقام اور موت کے موضوع پر تقریریں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت محمد(ﷺ) کا دل ایک بچے کی طرح نازک اور کھلنڈرا (چنچل) اور ایک ماں کی طرح خطا معاف کر دینے والا تھا۔ فی الحقیقت وہ ایک خداداد عطیہ تھے۔

ذرا خیال کیجئے کہ قرآن شریف کی ۱۱۴ سورتوں میں سے ۱۱۳ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے ساتھ شروع ہوتی ہیں۔ حضرت محمد(ﷺ) کی ان حیثیتوں سے کہ آپ(ﷺ) خدا (عزوجل) کے نور تھے، اللہ(عزوجل) کے رسول(ﷺ) تھے اور خدا(عزوجل) نے آپ(ﷺ) کو بت شکنی کا پیغام دے کر بھیجا تھا۔ ایک لمحہ کے لئے قطع نظر کر کے آپ(ﷺ) کی حیثیت پر غور کیجئے کہ آپ(ﷺ) انسان تھے۔ اس کے بعد آپ(ﷺ) کی پرائیویٹ زندگی پر نظر ڈالئے۔ حضور(ﷺ) بچوں کے ساتھ کھیلتے، احباب کے ساتھ گفتگو کرتے یا کسی خطاکار یا شکستہ دل کو تسلی دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایک اہل دل لوگوں کے دلوں کا مالک ہے۔ (مسٹر جے، کے، کور)

خوش شکل، فہیم اور غرباء پرور: میں نیک اور فاضل "سپین ہمبیس" کی جرأت کی تحسین کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس نے تسلیم کیا ہے کہ (حضرت) محمد(ﷺ) کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے۔ شکل میں نہایت خوب صورت، فہیم اور دورس عقل والے، پسندیدہ خوش اطوار، غرباء پرور، ہر ایک سے مُتَوَاضِع (عاجزی اور انکساری برتنے والے)، دشمنوں کے مقابلہ میں صاحب استقلال و شجاعت سے بڑھ کر بلکہ خدائے تعالیٰ کے نام کے نہایت ادب و احترام کرنے والے تھے۔ جھوٹی قسم کھانے والوں، زانیوں، سفاکوں (خونیوں) جھوٹی تہمت لگانے والوں، فضول خرچی کرنے والوں، لالچیوں کے خلاف تھے۔ بردباری، صدقہ و خیرات، رحم و کرم، شکر گزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی نہایت تاکید کرنے والے اور خدا کی حمد و تعریف میں نہایت کثرت سے مشغول رہنے والے تھے۔ (انگریزی ترجمہ قرآن بعنوان ٹودی ریڈر، صفحہ ۷، مصنفہ جارسیل)

داغ دھبوں سے پاک نورانی چہرہ: حقیقت بہر حال حقیقت ہے اگر بغض و عناد کی پٹی آنکھوں پر سے اتار دی جائے تو پیغمبر اسلام(ﷺ) کا نورانی چہرہ تمام داغ دھبوں سے پاک وصاف نظر آئے گا جو بتلائے جاتے ہیں۔ (نقوشِ رسول نمبر ۴، صفحہ ۲۳)

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ خدائے پیغمبرِ اسلام(ﷺ) تمام کائنات کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے اور اس کائنات میں عالم انسان، عالم حیوان، عالم نَباتات (وہ چیزیں جو زمین سے اُگتی ہیں) اور عالمِ جَمادات (بے جان چیزیں) سب شامل ہیں۔ (سوامی برج نارائن جی سنیاسی، بی، اے)

ساری کائنات کے لئے رحمت: (حضرت) محمد(ﷺ) صرف اپنی قوم اور ذات کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لئے ابرِ رحمت تھے۔ آپ(ﷺ) نے مدتوں مساوات کا سلسلہ جاری رکھا اور سر توڑ کوشش کی کہ ذات پات کا تفرقہ مٹ جائے اور یہی سبب ہے کہ آج اسلام کے اندر ذات، نسل اور قوم کے امتیاز کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ دشمنانِ احمد(ﷺ) باوجود تعصب میں اندھے ہونے کے اس کے اقرار پر پابہ زنجیر ہیں کہ انہوں نے اپنے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں ہے جس نے احکامِ خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو جب کہ (حضرت) محمد (ﷺ) نے اپنے فرائض کو بوجہ احسن پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔(انگلستان کا مشہور نامہ نگار مسٹر ڈی رائیٹ)

پکے راست باز اور سچے ریفارمر: اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد (ﷺ) بڑے پکے راست باز اور سچے ریفارمر تھے۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو ہرگز اپنے مقدس مشن میں بھی آخر تک مستقل اور ثابت قدم نہ رہ سکتے تھے۔ وہ ڈگمگا جاتے اور ان کو لغزش ہو جاتی۔(مسٹر اے۔ فری مین)

جانوروں کے لئے بھی رحمت: حضرت محمد (ﷺ) کی دردمندی کا دائرہ انسان ہی تک محدود نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے کو سخت بُرا کہا ہے۔(مشہور انگریز مصنف ڈی۔ ایس مارگولیوتھ)

اولوالعزم، خلیق اور معاملہ فہم: حضرت محمد (ﷺ) کے حالاتِ زندگی پر نظر ڈالنے کے بعد کوئی انصاف پسند شخص ان کی اُولُوالعَزمی[28]، اخلاقی جرأت، نہایت خلوصِ نیت، سادگی اور رحم و کرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر انہی صفات کے ساتھ استقلالِ عزم اور حق پسندی و معاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ یقینی بات ہے کہ آپ (ﷺ) نے اپنی سادگی، لطف و کرم اور اخلاق کو بلاخیال مرتبہ قائم رکھا۔ اس کے علاوہ شروع سے آخر تک وہ اپنے آپ کو ایک معمولی پیغمبر بتلاتے رہے حالانکہ وہ اس سے زیادہ کا دعویٰ کر کے اس میں بھی کامیاب ہو سکتے تھے۔(لیفٹیننٹ کرنل سائیکس)

مقدس ذات: میں نے اپنی تحقیقات میں کوئی ثبوت ایسا نہیں پایا جس سے حضرت محمد (ﷺ) کے دعویٰ رسالت میں شبہ ہو سکے یا ان کی مقدس ذات پر مکر و فریب کا الزام لگایا جا سکے۔(مسٹر سیل)

پرنور وحدانیت کی بشارت: (حضرت) محمد (ﷺ) ایک نبی تھے جو دنیائے جہاں کو دعوتِ حق دینے کے لئے مبعوث ہوئے اور نبی بھی ایسے کہ ہستی باری تعالیٰ کی پرنور وحدانیت کی ایک بشارت تھے۔ (اتھارٹی ان ریلیجز، صفحہ ۱۷، مصنفہ جے۔ ایچ لیکی)

اوصافِ حسنہ کے مجسم: پیغمبر اسلام (حضرت) محمد (ﷺ) تمام اوصافِ حسنہ کے مجسم تھے۔ مسلمان فطرتاً روحانیت پسند واقع ہوئے ہیں۔ انہیں تہذیب و اخلاق سے خاص لگاؤ ہے بخلاف ازیں ہندو مادی ترقی کو اپنا نَصبُ العَین (مقصدِ اصلی) سمجھتے ہیں۔ ان کی تمام خصلتیں نمائشی ہیں اور میری یہ پیشین گوئی (کسی واقعے کا قبل از وقت بیان کرنا) ہے کہ اگر ہندو سوسائٹی کا یہی طرزِ عمل رہا تو ہندو قوم دو صدیوں کے اندر صفحہ ہستی سے مَحو (غائب) ہو جائے گی اور بنی نوع انسان کا بیشتر حصہ دینِ فطرت اسلام کا پیرَو (پیروی کرنے والا) ہو جائے گا۔ میری دلی خواہش ہے کہ خداوند کریم (عزوجل) میری پیشن گوئی کو پورا کرے اور دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لا کر بنی نوع انسان کی تمام تکالیف دور کرے۔(شرح راج وید، پنڈت گدادھر پرشاد شرما، رئیس اعظم الہ آباد)

گمراہوں کے بہترین ہادی: بیشک حضرت محمد (ﷺ) نے گمراہوں کے لئے ایک بہترین راہِ ہدایت قائم کی اور یقیناً آپ (ﷺ) کی زندگی نہایت پاک صاف تھی۔ آپ (ﷺ) کا لباس اور آپ (ﷺ) کی غذا بہت سادہ تھی۔ آپ (ﷺ) کے مزاج میں بالکل تمکنت نہ تھی یہاں تک وہ اپنے مُتَّبِعِین (اتباع کرنے والے) کو تعظیم و تکریم کے رسمی آداب سے منع فرماتے تھے۔ آپ (ﷺ) نے اپنے غلام سے کبھی وہ خدمت نہ لی جس کو آپ (ﷺ) خود کر سکتے

---

[28] (صاحبِ ہمت، بلند ارادے رکھنے والے)

تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بازار جا کر خود ضرورت کی چیزیں خریدتے، اپنے کپڑوں میں پیوند لگاتے، خود بکریوں کا دودھ دھوتے اور ہر وقت ہر شخص سے ملنے کے لئے تیار رہتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بیماروں کی عیادت کرتے تھے اور ہر شخص سے مہربانی کا برتاؤ فرماتے تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوش اخلاقی، فیّاضی (سخاوت) اور رحم دلی محدود نہ تھی غرض آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) قوم کی اصلاح کی فکر میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس بے شمار تحائِف (تحفے) آتے تھے لیکن بوقت وفات آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف چند معمولی چیزیں چھوڑیں اور ان کو بھی مسلمانوں کا حق سمجھتے تھے۔ (ڈاکٹر جی ویل)

فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار: عالم الٰہیات، فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار، بانی مذہب آئین ساز، سپہ سالار، فاتح اصول، عبادت الٰہی میں لاثانی، دینی حکومت کے بانی۔ یہ ہیں (حضرت) محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے سامنے پوری انسانیت ہیچ ہے۔ (از ہسٹری لائر کی مصنفہ الفریڈ ڈی لمرٹائن فرانسیسی ادیب)

سرورِ اعظم: (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دراصل سرورِ اعظم تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اہل عرب کو درسِ اتحاد دیا، ان کے آپس کے تنازعات و مُناقشات (جھگڑے اور بحثیں) ختم کئے۔ تھوڑی ہی مدت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت نے نصف دنیا کو فتح کر لیا۔ ۱۵ سال کے قلیل عرصہ میں لوگوں کی کثیر تعداد نے جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کی۔ مٹی سے بنی ہوئی دیویاں مٹی میں ملا دی گئیں۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا۔ (جرنیل نپولین بوناپارٹ)

قوم، حکومت اور مذہب کے بانی: دنیا کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیک وقت ایک قوم، ایک حکومت اور ایک مذہب کے بانی ہوئے۔ (از محمد اینڈ محمد نازم، مصنفہ باسورتھ سمتھ، مشہور عیسائی راہب)

ایک عظیم شعلہ نور: بس ایک شعلہ گرا، محض ایک شعلہ نور اور وہ بھی ایک ایسی سرزمین پر جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُس پر انسانی آزادی پنپ نہیں سکتی لیکن اس زمین کی ریت بارود ثابت ہوئی جس نے دلی سے لے کر غرناطہ تک کے آسمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ میں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ان کی طبیعت میں نام و نمود اور ریاء کا شائبہ تک نہ تھا۔ ہم ان سب صفات کے بدلے میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں ہدیہ اخلاص پیش کرتے ہیں۔[29] (از ہیرو اینڈ ہیرو وزر شپ ایزاے پرافٹ، مصنفہ ٹامس کارلائل)

پیغمبر مساوات و اخوت: دنیا میں پیغمبر مساوات حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے۔ تم پوچھتے ہو کیا ان کا مذہب اچھا ہے؟ اگر ان کا مذہب اچھا نہ ہوتا تو پھر زندہ کیسے رہتا؟ صرف اچھے اور نیک انسان ہی کو حیاتِ دوام ملتی ہے۔ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مساوات اور انسانی اُخُوَّت (بھائی چارہ) کے علمبردار تھے۔ (دی گریٹ ٹیچرز آف دی ورلڈ، مصنفہ سوامی دی ویکانند)

روئے زمین کے عظیم انسان: میں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ مَشاہِیر (مشہور اشخاص) کے سوانح حیات کے پڑھنے میں صرف کیا ہے میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایسے عظیم انسان ہیں کہ ان کے مقابلہ کا انسان روئے زمین کی تاریخ پر نظر نہیں آتا۔

---

[29] (نقوش، رسول نمبر 4، شمارہ نمبر 130، سید الانبیاء ٹامس کارلائل، ص 547، ادارہ فروغِ اُردو، لاہور، جنوری 1983ء)

مجھے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے دکھ محسوس ہوتا ہے کہ جب اور جہاں حضرت محمد صاحب(ﷺ) کے احسانات اور اخلاقِ عظیمہ کا ذکر ہوتا ہے اور جب ہم دنیا کے ایک عظیم الشان رہبر کے حالات سنتے ہیں تو بعض ہندو بھائی کسی قدر تعصب کا اظہار کرتے ہیں۔(از محمد کا جیون چرتر، مصنفہ مسٹر شانتارام ایم ،اے(پروفیسر اندرا کالج بمبئی)

بلند مرتبہ سیاسی مدبر: حضرت محمد(ﷺ) ایک صحیح دماغ رکھنے والے انسان اور بلند مرتبہ سیاسی مُدبّر(امور سلطنت میں مہارت رکھنے والے، عقل مند) تھے۔ انہوں نے جو سیاسی نظام قائم کیا وہ نہایت شاندار تھا۔ (از میثاق ملی، مصنفہ روسو، بانی انقلاب فرانس)

اعلیٰ صفات کے مالک: ہم نہیں جانتے کہ (حضرت) محمد(ﷺ) اپنی زندگی میں کبھی کسی رَذِیل(بُری) حرکت کے مرتکب ہوئے ہوں البتہ نہایت اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔(مسٹر جان آرکس)

جمعیۃ الاقوام کے بانی: پیغمبر اسلام(ﷺ) نے جس جمعیۃ الاقوام کی بنیاد ڈالی اس نے قوموں کے اتحاد اور انسانوں کی اُخُوَّت(بھائی چارہ) کو ایسی وسیع بنیادوں پر قائم کر دیا جس سے دوسری اقوام کو شرمندہ ہونا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ الاقوام کے تخیل کی طرف جس طریق سے مسلمان اقوام نے پیش قدمی کی ہے اس سے بہتر مثال دوسری اقوام پیش نہیں کر سکتیں۔(از دی مسلم ورلڈ آف ٹوڈے، مصنفہ پروفیسر ہرگونجے)

صادقِ عظیم: پیغمبر اسلام(ﷺ) کی صداقت کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ جو آپ(ﷺ) کو سب سے زیادہ جانتے تھے وہی آپ(ﷺ) پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ حضرت محمد(ﷺ) ہرگز جھوٹے مدعی نہ تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسلام میں بڑی خوبیاں اور باعظمت صفات موجود ہیں۔ پیغمبر اسلام(ﷺ) نے ایک ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس میں ظلم اور سَفّاکی(خونریزی) کا خاتمہ کیا گیا۔(از آؤٹ لائن آف ہسٹری، مصنفہ پروفیسر ایچ،جی،ویلز)

پاکیزہ فاتح: حضرت محمد(ﷺ) اپنے آبائی شہر مکہ میں جب فاتحانہ داخل ہوئے اور اہل مکہ جو آپ(ﷺ) کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے ان سب کو معاف کر دیا۔ یہ ایسی فتح تھی اور پاکیزہ فاتحانہ داخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔(از مقدمہ پیغمبر اسلام پر تقریریں، مصنفہ سٹینلے لین پول)

محبوب ترین شخصیت: پیغمبر اسلام(ﷺ) بڑی ہی دِلاویز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ(ﷺ) کے تبسم میں ایک ایسی حلاوت اور ایسی لطافت تھی جو دل کو موہ لیتی تھی۔ آپ(ﷺ) تمام عربوں سے زیادہ خوش شکل اور خوب صورت تھے۔ آپ(ﷺ) معاملات میں ہمیشہ سچے اور انصاف پسند تھے۔ (از محمد آپ کے جانشین، مصنفہ واشنگٹن ادوتگ)

بہت ہی بڑے کیریکٹر کے مالک: آپ (ﷺ) فطرۃً اُمّی اور سچے تھے۔ آپ(ﷺ) کو حق کے علاوہ کچھ پسند نہ تھا وہ نہ تو حَرِیص(لالچی) تھے نہ منکر، نہ متعصب اور نہ ہوائے نفس کے پیرو بلکہ نہایت بردبار، نرم دل اور بہت ہی بڑے کیریکٹر کے مالک تھے۔ عرب جو بدنظمی اور پراگندگی کے عادی تھے ان سب کو ایک دائرہ میں لاکر ایک سلسلہ میں مُنضَبِط(ضابطے میں لایا ہوا) کر دیا۔ یہ (حضرت) محمد(ﷺ) کا ہی معجزہ تھا۔(از لائف آف محمد، مصنفہ مشہور فاضل مسٹر امبڈ درمنگھم)

شیریں گفتار محسنِ انسانیت: (حضرت) محمد(ﷺ) کے اخلاق بہت ہی کریمانہ اور شریفانہ تھے۔ معاشرت بہت ہی اچھی تھی۔ گفتگو شیریں اور انتہائی نرم تھی، آپ(ﷺ) صحیح الرائے اور بہت ہی سچے تھے۔ (حضرت) محمد(ﷺ) کی دینی فطرت و جِبِلّت(خاصیت) اور پاکیزہ مقاصد جاذب توجہ ہے اس

لئے کہ اس کے اندر خلوص و سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے آپ (ﷺ) کا انسانیت کے محسنین میں شمار کیا جائے۔ (ماہر السنہ شرقیہ ، پروفیسر ماؤنٹ)

انسانیت کے خیر خواہ: (حضرت) محمد (ﷺ) انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ و محسن تھے۔ الیشیا جبکہ اولاد پر فخر کرتا ہے تو اس وِحیدُ الدّہر[30] و اکبر الرجال (سب سے بڑے) شخص کی ذات والا صفات پر فخر کرنا واجب اور ضروری ہے۔ (حضرت) محمد (ﷺ) کی بِعثَت (رسالت کا زمانہ) میں شک کرنا گویا اس قدرتِ الٰہی (عزوجل) میں شک کرنا ہے جو کہ تمام کائناتِ عالم پر مشتمل ہے۔ (از پرافٹ نمبر، مضمون نگار مسٹر جان)

تاریخِ عالم کے انقلابی: کولمبس نے جب نئ زمین دریافت کی اس سے ایک ہزار سال قبل مکہ میں ایک بچہ کا ظہور ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ عالم میں انقلاب برپا کرنے کے لئے چن لیا تھا۔ (حضرت) محمد (ﷺ) اول شخص ہیں جنہوں نے جزیرۂ عرب کے تمام قبائل کو ایک کر دیا۔ آپ (ﷺ) ایسے مناسب وقت تشریف لائے جبکہ عرب کو اجنبیوں کے ہاتھوں سے خلاصی کی سخت ضرورت تھی۔ آپ (ﷺ) اپنی محنتوں و کوششوں میں بشارتوں و خوش خبریوں کی وجہ سے کامیاب ہوئے۔ (مسٹر ٹامس کارلائل، امریکی)

قدر و منزلت کے لائق: انسان جس قدر زیادہ (حضرت) محمد (ﷺ) کی سیرت پاک سے مطلع ہو گا وہ آپ ﷺ کے ساتھ گذشتہ اور موجودہ انسانوں کی عقیدت مندی کے اسباب کو بھی پورے طور پر محسوس کرلے گا۔ لوگوں کی آپ (ﷺ) کے ساتھ وجہ الفت و محبت جان جائے گا اور آپ (ﷺ) کی عظمت اور قدر و منزلت سے بھی واقف ہو جائے گا۔ (میو جان)

عظیم مذہبی قائد: اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے نبی (ﷺ) مذہبی لوگوں کے سب سے بڑے قائد تھے اور یہ بھی سچ ہے کہ وہ مصلح تھے۔ فصیح اور بلیغ تھے اور بہت ہی غیور جنرل تھے۔ (ڈاکٹر سوئمل زومر)

عظیم ترین عاقل و عادل: (حضرت) محمد (ﷺ) کی عقل ان عظیم ترین عقلوں سے تھی جن کا وجود دنیا میں عَنقا (نایاب) کا حکم رکھتا ہے۔ وہ معاملہ کی تہہ تک پہلی ہی نظر میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ اپنے خاص معاملات میں نہایت ہی اِیثار (دوسروں کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دینے کا عمل) اور انصاف سے کام لیتے، دوست و دشمن، امیر و غریب، قوی و ضعیف ہر ایک کے ساتھ عدل و مساوات کا سلوک کرتے۔ (سر فلیکڈ)

بت شکن نبی: (حضرت) محمد (ﷺ) نبی تھے۔ بت پرستی کو بالکل غلط اور لغو (باطل، بیہودہ) جانتے تھے انہوں نے اپنی قوم کو وحشیانہ مذہب اور پست اخلاق سے نجات دلائی۔ ممکن نہیں کہ ہم اُن کے قلبی اخلاص اور دینی حَمِیَّت (غیرت) کا انکار کریں۔ (پرنسپل ایڈورڈ ساؤتھ)

سب سے اکمل اور افضل: (حضرت) محمد (ﷺ) گذشتہ اور موجودہ لوگوں میں سب سے اکمل اور افضل تھے اور آئندہ ان کی مثال پیدا ہونا محال اور قطعاً غیر ممکن ہے۔ (ڈاکٹر شیلے)

---

[30] جو اپنے زمانے یا عہد میں کسی علم یا فن میں یکتا و یگانہ ہو، جو اپنے زمانے میں ثانی نہ رکھتا ہو۔

پامال ذروں کو درخشاں ستارے بنانے والے: (حضرت) محمد (ﷺ) نے توحید و جہاد کی صدا بلند کی۔ عرب کے پامال ذروں کو ایک قلیل عرصہ میں درخشاں ستارے بنا کر تمدن و تہذیب اور سیاست کے فلک پر چمکا دیا۔ اس حیرت انگیز انقلاب و ترقی کی شان کسی لیڈر، مصلح یا نبی کی زندگی میں تلاش کرنا بیکار اور بے سود ہے۔ (عبد المسیح)

سچے، امین اور پاکباز: (حضرت) محمد (ﷺ) سچے اور امین تھے، پاکباز اور غمگسار تھے۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ (ﷺ) واقعی نبی ہیں اور دشمنوں کے ہر اِتّہام (الزام) سے بری اور کوسوں دور ہیں۔ رَعُونَت (غرور) اور تکبر کا تو آپ (ﷺ) میں نام تک نہ تھا۔ آپ (ﷺ) باوجود برگزیدہ نبی ہونے کے ہر وقت مغفرت کی دعا مانگتے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور ڈراتے رہتے۔ (کاؤنٹ ہنری)

معلمِ انسانیت: عرب بت پرست تھے۔ (حضرت) محمد (ﷺ) نے ان کو خدا پرست بنا دیا۔ وہ لڑتے اور جھگڑتے اور جنگ و جدال کیا کرتے تھے۔ آپ (ﷺ) نے ان کو ایک اعلیٰ سیاسی نظام کے ماتحت متفق کر دیا۔ وحشت و بَربَرِیَّت (وحشی پن) کا یہ عالم تھا کہ انسانیت شرماتی تھی مگر آپ (ﷺ) نے ان کو اخلاقِ حسنہ اور بہترین تہذیب و تمدن کے وہ درس دیے جس سے نہ صرف ان کو بلکہ تمام عالم کو انسان بنا دیا۔ (مسٹر گارس)

عرب کو اشرف ترین بنانا: عرب جو بالکل مردہ ہو چکے تھے (حضرت) محمد (ﷺ) نے ان میں نئے سرے سے تازہ روح پھونک کر ان کو اشرف ترین قوم بنا دیا جس کے ذریعہ سے وہ بلند سے بلند مراتب پر جاگزین ہو گئے۔ ایسے بلند کارنامے اُن کے ہاتھوں ظاہر ہوئے جس کا دنیا کو اعتراف کرنا پڑا۔ ان تمام ترقیوں اور کامیابیوں کا سہرا تمام تر (حضرت) محمد (ﷺ) ہی کی ذاتِ گرامی کے سر ہے۔ (فرنسیکو ریز ولڈ)

بہترین سیاسی قانون دان: (حضرت) محمد (ﷺ) نے ایک ایسا بہترین اور سیاسی قانون دنیا کے سامنے پیش کیا جو صدیوں سے مختلف قوموں اور اقطاعِ عالم کے بسنے والوں کے قلوب پر حکومت کرتا چلا آرہا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آپ (ﷺ) کا ایک معجزانہ کرشمہ ہے کہ جس نے بڑے بڑے فاتحین اور معزز مذہبی پیشواؤں کو نیچا کر دکھایا۔ (از لائف آف ہولی محمد، مصنف انگریز مورخ فینل)

بہت بڑے حکیم و موحد: (حضرت) محمد (ﷺ) بہت بڑے حکیم تھے۔ انہوں نے وحدانیت پر زور دیتے ہوئے انسانوں کو بت پرستی اور انسان پرستی سے اس علمی اور عقلی قاعدہ کے ذریعہ سے نجات دلائی کہ دنیا اور دنیا کا ذرہ ذرہ ہلاک ہونے سے محفوظ ہو گیا۔ (مسٹر صیبان)

ضعیف و محتاج کے لئے رحمت: (حضرت) محمد (ﷺ) کی تاریخی زندگی کی تعریف ان معجزانہ الفاظ سے بہتر ہو سکتی ہے کہ آپ (ﷺ) ہر ضعیف اور ہر محتاج کے لئے سب سے بڑی رحمت تھے۔ یتیموں، مسافروں، ضعیفوں، فقیروں، بے کسوں اور مَہجُوروں (جو جدائی کے غم میں مبتلا ہوں) کے لئے واقعی اور حقیقی رحمت اور نعمت تھے۔ عورت جو تمام عالم کے نزدیک ذلیل تھی وہ آپ (ﷺ) ہی کے مَرہونِ مِنَّت (احسان مند) تھے۔ (پروفیسر لیک)

صراطِ مستقیم پر ڈالنے والے: (حضرت) محمد (ﷺ) نے ہر وہم کو زائل اور تمام اصنام کی عبادتوں کو باطل کر دیا۔ آپ (ﷺ) بہت سچے اور بے مثال امین تھے۔ آپ (ﷺ) نے تمام لوگوں کو گمراہیوں سے نکال کر صراطِ مستقیم پر لا کر ڈال دیا۔ (مسٹر ہربرٹ وائل)

صائب الرائے اور بے مثال مفکر: نبی آخر الزماں (حضرت) محمد (ﷺ) بلند ترین اخلاق کے حامل، مفکر بے مثال اور بہت ہی صائب الرائے تھے۔ آپ (ﷺ) کی گفتگو معجزانہ ہوا کرتی تھی۔ آپ (ﷺ) بہت بڑے بزرگ اور مقدس ترین نبی تھے۔ (از لائف آف محمد، مصنفہ مؤرخ آر ونگ)

عقل میں یگانہ روزگار: (حضرت) محمد رسول اللہ (ﷺ) یوں تو محض اُمی تھے مگر عقل و رائے میں یگانۂ روزگار میں ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتے اور اکثر خاموش رہتے۔ طبیعت کے حلیم، خلق کے نیک، اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے، لغویات کبھی زبان سے نہ نکالتے، مساکین کو دوست رکھتے، کبھی فقیر کو فقیر کے سبب سے فقیر نہ جانتے، نہ کسی بادشاہ سے اس کی بادشاہی کے سبب سے خوف کرتے تھے۔ (مشہور فرانسیسی مؤرخ، موسیو سیلو)

نہایت خوش طینت (خلق) اور فیاض: ہم جانتے ہیں کہ اوہامِ باطلہ (باطل خیالات) کی دنیا میں (حضرت) محمد (ﷺ) نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت پھیلائی۔ تَعَدُّدِ اِزدِواج (بہت سی بیویاں کرنا) اور طلاق کو محدود کر دیا۔ غلاموں کے آزاد کئے جانے پر زور دیا اور خود اس کی مثال قائم کی اور مسلمانوں کی مساوات کو اصولِ اولین قرار دیا۔ وہ نہایت ہی خوش طنیت، عادل، فیاض اور بردبار تھے۔ (مسٹر گورہم)

بہادر، غیور اور حق پرست: تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ (حضرت) محمد (ﷺ) کو جتنی بھی جنگیں لڑنا پڑی وہ سب دفاعی تھیں۔ آپ (ﷺ) کے سامنے تین چیزیں تھیں دین سے دست برداری، موت اور مُدافعت۔ آپ (ﷺ) نے ایک عرب بہادر، غیور اور حق کی طرح اول الذکر دو چیزوں کو ٹھکرا دیا اور تیسری کو قبول کر لیا۔ (بی، این کالج پٹنہ میں سیرت النبی پر تقریر، از پروفیسر مصرا)

منتشر کو متحد کرنے والے: (حضرت) محمد (ﷺ) نے تمام منتشر و پراگندہ قبائل کو اتحاد و اتفاق کے رشتہ میں منسلک کر دیا۔ اُن (ﷺ) کا اصولِ دین اور مقصد ایک تھا۔ انہوں نے اپنی حکومت اور سلطنت کے باز و تمام اقطارِ عالم میں پھیلا دیئے اور اپنی تہذیب و تمدن کے جھنڈے کو اس وقت بلند کیا جبکہ یورپ جہالت کے عمیق غاروں میں غلطاں و پیچاں (لپٹا ہوا) تھا۔ (مسٹر لیڈ پول)

نورِ ھدایت: جس نے (حضرت) محمد (ﷺ) کی صداقت و سچائی کا انکار کیا۔ حقیقۃً وہ جاہل اور آپ (ﷺ) کی ذات گرامی سیرتِ پاک سے ناآشنا ہے جبکہ لوگ ضلالت کی تنگ و تاریک گھاٹیوں سے گزر رہے تھے خالق مخلوق کے تعلقات کو بالکل بھلا بیٹھے تھے تو (حضرت) محمد (ﷺ) نے ان کو ہدایت کے نور سے منور فرمایا، فطری و طبعی اصول و قوانین بنائے اور بجائے تثلیث [31] کے لغو عقیدہ کے وحدانیت کے پاک عقیدہ کا اعلان فرمایا۔ یہی چیز اسلام کی اصل اصول ہے اور آپ (ﷺ) کی کامیابی کی کنجی۔ (مسٹر سیمیر، فرانسیسی)

طبیب حاذق اور اعلیٰ مقنن: (حضرت) محمد (ﷺ) طبیب حاذق، اعلیٰ مقنن اور عظیم الشان جنرل تھے اور ان دعووں کی تصدیق آپ (ﷺ) کے اقوال و احادیث کی چھان بین کرنے والے پر مخفی نہیں۔ آپ (ﷺ) نے ربع صدی سے بھی قلیل عرصہ میں دنیا کی تاریخ کو اُلٹ دیا۔ وحشی اور بالکل غیر مہذب قوم کو تہذیب و تمدن کے اوجِ فلک (عروج، اونچائی) پر آفتاب بنا کر چمکا دیا۔ کیا اب بھی کوئی آپ (ﷺ) کے معجزات کا انکار کر سکتا ہے کہ خداوند کریم (عزوجل) کے عطا کردہ نہیں تھے۔ (مشہور مغربی مؤرخ مسٹر ڈیلز)

---

[31]) (Trinity: عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق خدا عزوجل کو تین جاننا یعنی باپ (اللہ تعالیٰ) بیٹا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور روح القدوس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) کو خدا ماننے کا عقیدہ۔ معاذاللہ)

جلیل القدر اور عظیم الشان رسول: بلاشبہ کسی شک وشبہ کے کہا جا سکتا ہے کہ (حضرت) محمد (ﷺ) نبی اور اللہ قادرِ مطلق کے رسول تھے اور نہ صرف رسول بلکہ جلیل القدر اور عظیم الشان رسول تھے جنھوں نے ملت اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔(مسٹر کسلوزاں)

پوپ اور قیصر سے طاقتور: مذہب اور حکومت کے رہنما اور گورنر کی حیثیت سے پوپ اور قیصر کی دو شخصیتیں حضرت محمد (ﷺ) کے ایک وجود میں جمع تھیں۔ آپ (ﷺ) پوپ تھے مگر پوپ کی ظاہر داریوں سے پاک۔ آپ (ﷺ) قیصر تھے مگر قیصر کے جاہ وحَشَم (شان وشوکت) سے بے نیاز۔ اگر دنیا میں کسی شخص کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اس نے باقاعدہ فوج کے بغیر محل شاہی کے بغیر اور لگان کی وصولی کے بغیر صرف خدا کے نام پر دنیا میں امن و انتظام قائم رکھا تو وہ صرف حضرت محمد (ﷺ) ہیں۔ آپ (ﷺ) کو اس ساز و سامان کے بغیر ہی سب کی سب طاقتیں حاصل تھیں۔(مشہور عیسائی مورخ، ریورنڈ باسورتھ سمتھ)

انسانی ترقی کے رهنما: میں پیغمبر اسلام (ﷺ) کی عزت و احترام میں نہایت ہی مسرت سے اپنے مسلمان احباب کے ساتھ شریک ہوتا ہوں آپ (ﷺ) نے انسانی ترقی کے لئے جس قدر کوششیں فرمائیں وہ بالکل غیر فانی ہیں۔ ان کوششوں کے باعث دنیا ہمیشہ تک آپ (ﷺ) کی احسان مند رہے گی۔ (پروفیسر روچی رام ممبر پنجاب کونسل)

متحدہ اقوام کے سردار: پیغمبر اسلام (حضرت) محمد (ﷺ) کو اپنے مشن کے رائج کرنے میں جو کامیابی ہوئی وہ سچ مچ حیرت انگیز ہے۔ ناشائستہ، خونخوار، کینہ ور، جنگجو عربوں کے قبیلوں کو جو بت پرستی اور تو ہم پرستی میں غَرقاب (ڈوبے ہوے) تھے آپس کے جھگڑوں اور جوا بازی میں مَحو (عاشق) تھے۔ حضرت محمد (ﷺ) کی تعلیم کے پاک اثر نے آناً فاناً خدا پرست بنا دیا۔ تمام قبیلے ایک سردار کے جھنڈے کے نیچے آ گئے اور ایک متحدہ قوم بن گئے۔(لالہ رامچنڈ ایڈوکیٹ لاہوری)

مها سندر من موهن: اے عرب کے مہاپرش (عظیم انسان)! آپ (ﷺ) مہاسندر من موہن (بے انتہا خوبصورت، میرے دل کے محبوب) جن کی سکشا (ہدایت) سے مورتی پوجا (بت پرستی) مٹ گئی اور ایشور بھگتی (خدا پرستی) کا دھیان پیدا ہوا۔ یہ آپ (ﷺ) ہی کی کرپا (مہربانی) تھی کہ عرب دیش کے ظالم اور ڈاکو اعلیٰ درجہ کے مہنت اور سادھو (عابد وزاہد) بنا گئے۔ اے مہا سندر رشی (بہت ہی خوب صورت نبی)! میں اس لئے آپ (ﷺ) کے نام کی مالا جپتی ہوں کہ آپ (ﷺ) نے عورت کی مٹی ہوئی عزت کو بچا لیا اور اس کے حقوق تسلیم کئے۔ "بولو شری (حضرت) محمد (ﷺ) کی جئے"۔(شریمتی کملا دیوی، بمبئی)

دنیا کے بهت بڑے محسن: (حضرت) محمد (ﷺ) کے سوانح حیات سب کے لئے نمونہ ہیں اور ان کی تعلیمات سے ہر دھرم اور قوم کے لوگ خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے اخوت اور مساوات کی بے بہا تعلیم دے کر دنیا پر ایک بہت زبردست احسان کیا ہے۔ انہوں نے دوسرے دھرم کے لوگوں کے ساتھ رواداری برتنے کی تعلیم بھی دی ہے اور اسلام کی اشاعت کا اصلی سبب اس کی یہی پُر اوصاف تعلیم اور اُس کے بانی کی پاک صاف اور قابل تقلید زندگی ہے۔(سوامی بھوانی دیال سنیاسی)

دنیائے ارضی کے لئے ابرِ رحمت تھے: ڈاکٹر ڈی رائٹ نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ (حضرت) محمد (ﷺ) اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لئے ابرِ رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی (عزوجل) کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو۔ (اسلامک ریویو اینڈ مسلم انڈیا، فروری ۱۹۲۰ء)

مسز اینی لیبسنٹ: مسز اینی لیبسنٹ نے اپنے لیکچر میں رسول کریم(ﷺ) کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص ایسے ملک میں پیدا ہوا ہو جس کا میں نے تذکرہ کیا۔ جس کو ایسے لوگوں سے پالا پڑا ہو جس کے ناگفتہ بہ حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور جس نے اُن کو مہذب ترین اور متقی بنا دیا ہو، ہو نہیں سکتا کہ وہ خدا(عزوجل) کا رسول(ﷺ) نہ ہو۔(مدینہ،جولائی۱۹۳۳ء)

نہایت عظیم المرتبت انسان تھے: میجر آرتھر گلن لیونارڈ نے اپنی عقیدت کا اظہار یوں کیا کہ حضرت محمد(ﷺ) نہایت عظیم المرتبت انسان تھے۔ حضرت محمد(ﷺ) ایک مفکر اور معمار تھے۔ اُنہوں نے اپنے زمانہ کے حالات کے مقابلہ کی فکر نہیں کی اور جو تعمیر کی وہ صرف اپنے ہی زمانہ کے لئے نہیں کی بلکہ رہتی دنیا تک کے مسائل کو سوچا اور جو تعمیر کی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کی۔(نقوشِ رسول، نمبر۴)

خوش اخلاق: ڈاکٹر جی ویل نے رسول کریم(ﷺ) کے حسن اخلاق کے متعلق کہا کہ آپ کی(یعنی رسول کریم ﷺ کی) خوش اخلاقی، فیاضی، رحمدلی محدود نہ تھی۔(نقوش رسول، نمبر۴)

انسانیت کے محسن اول: مسٹر ایڈورڈ موئیٹے نے کہا کہ آپ(ﷺ) نے سوسائٹی کے تَزکِیَہ (پاک کرنے) اور اعمال کی تَطْہِیر (طہارت) کے لئے جو اُسوۂ حَسَنَہ (اچھانمونہ) پیش کیا ہے وہ آپ(ﷺ) کو انسانیت کا محسن اول قرار دیتا ہے۔(نقوشِ رسول، نمبر جلد۴)

عظیم المرتبت مصلح تھے: کونٹ ٹالسٹائی نے کہا کہ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کہ(حضرت) محمد(ﷺ) ایک عظیم المرتبت مصلح تھے جنہوں نے انسانوں کی خدمت کی۔ آپ(ﷺ) کے لئے یہ فخر کیا کم ہے کہ آپ(ﷺ) امت کو نورِ حق کی طرف لے گئے اور اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ امن و سلامتی کی دلدادہ ہو جائے، زہد و تقویٰ کی زندگی کو ترجیح دینے لگے۔ آپ(ﷺ) نے اسے انسانی خونریزی سے منع فرمایا۔ اس کے لئے حقیقی ترقی و تمدن کی راہیں کھول دیں اور یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جو اس شخص سے انجام پا سکتا ہے جس کی کوئی مخفی قوت ہو اور ایسا شخص یقیناً عام اکرام و احترام کا مستحق ہے۔(حمایتِ اسلام لاہور ۱۹۳۵ء)

خلقِ خدا کے هم درد: ایس مارگو لیوتھ نے آپ ہمدردی کا یوں اظہار کیا کہ حضور(ﷺ) کی دردمندی کا دائرہ انسان ہی تک محدود نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے کو بہت بُرا کہا ہے۔(نقوشِ رسول، نمبر۴)

کرنل سائکس نے عقیدت کا اظہار یوں کیا کوئی شخص آپ(ﷺ) کی خلوصِ نیت، سادگی اور رحم و کرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔(نقوشِ رسول، نمبر۴)

سچے راست باز تھے: ڈاکٹر ای۔ اے فریمن نے کہا اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد(ﷺ) بڑے پکے اور سچے راست باز ریفارمر تھے۔(معجزاتِ اسلام، صفحہ ۶۷)

نیرتاباں کاظهورهوا: مسٹر سار مستشرق حضور اکرم(ﷺ) کی ولادت کو حسن عقیدت سے یوں بیان کرتا ہے کہ قرونِ وسطیٰ میں جب کہ تمام یورپ میں جہل کی موجیں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں۔ عربستان کے ایک شہر سے نَیّر تاباں(چمکتاہوا سورج) کا ظہور ہوا جس نے اپنی ضیاباریوں(روشنی پھیلانے

سے علم و ہنر اور ہدایت کے چھلکتے ہوئے نوری دریا بہا دیئے۔ اسی کا طفیل ہے کہ یورپ کو عربوں کے توسط سے یونانیوں کے علوم اور فلسفے نصیب ہو سکے۔ (صوت الحجاز، ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ)

ڈاکٹر اینڈبر منگھم نے آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کے اخلاقِ حسنہ کے متعلق یوں کہا کہ مجھ کو کسی وقت یہ خیال بھی نہ ہوا کہ اسلام کی ترقی تلوار کی مرہونِ منت ہے بلکہ اسلام کی کامیابی رسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی سادہ، بے لوث، ایفائے وعدہ، اصحاب و پیروؤں (پیروی کرنے والوں) کی غیر معمولی حمایت، توکل بخدا (عزوجل) اور ذاتی جرأت و استقلال سے وابستہ ہے۔ نبی (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کا کام کبھی آسان نہیں ہوتا۔ اچھے اور دوررس طریقوں کا وضع کرنا نسبتاً آسان ہے لیکن ان پر عمل کرنا ہر ایک کا کام نہیں ہے اور پھر جب کہ یہ عظیم الشان کام اپنے ہی خاندان اور قبیلے سے شروع کرے جس کے لوگ اس کی زندگی کی کمزوریوں سے بھی واقف ہوتے ہیں لیکن (حضرت) محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) نے کام شروع کر دیا تھا۔ حالانکہ وہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) اپنا نام بھی نہیں لکھ سکتے تھے تاہم انہوں نے اس امر میں رہنمائی کی جو انسان کی زندگی میں سب سے زیادہ اہم ہے یعنی بندے اور خدا (عزوجل) کے تعلقات۔

سچے نبی تھے: ڈاکٹر لین پول نے کہا اگر (حضرت) محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) سچے نبی نہ تھے تو کوئی نبی دنیا میں بر حق آیا ہی نہیں۔ (ہسٹری آف دی مورش ایمپائر یورپ)

ان کی زندگی شرافت کی تصویر تھی: مسز اینی بسنٹ نے لکھا پیغمبر اسلام (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی زندگی زمانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتی ہے اور تاریخ روزگار شاہد ہے کہ وہ لوگ جو حضور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) پر حملہ کرنے کے خوگر ہیں جہل مرکب میں مبتلا ہیں۔ حضور (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی۔ (قاسم العلوم، ربیع الاول ۱۳۵۳ھ)

پاکیزہ خصائل: کونٹ ٹالسٹائی نے اپنے بیان میں کہا حضرت محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) مُتَواضع (عاجزی اور انکساری کرنے والے)، خلیق اور روشن فکر اور صاحب بصیرت تھے۔ لوگوں سے عمدہ معاملہ رکھتے تھے۔ آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی مدت العمر پاکیزہ خصائل رہے۔ (مدینہ، جولائی ۱۹۳۳ء)

سر ولیم میور نے لکھا اَہلِ تصنیف (حضرت) محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کے بارے میں ان (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کے چال چلن کی عصمت اور اُن (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کے اطوار کی پاکیزگی پر جو اَہلِ مکہ میں کمیاب تھی متفق ہیں۔ (لائف آف محمد)

عورتوں پر رحم کرنے والے: ایس۔ ایچ لیڈر نے کہا جب آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) بوڑھے ہو گئے تو محض رقت قلب کی وجہ سے جو آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کو خاص طور پر عطا کی گئی تھی کئی عورتوں کو محض ان کی حالت پر رحم کرنے کے لئے اپنے ازواج میں داخل کرنا پڑا۔ (مدینہ جولائی ۳۳ء)

تمام پیغمبروں میں ممتاز: میجر آرتھر گلن مورنڈ نے لکھا حضرت محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) بلاشبہ اپنے عصر مقدس میں ارواح طیبہ میں سے تھے۔ وہ صرف مقتدر راہنما ہی نہ تھے بلکہ تخلیق دنیا سے اس وقت تک جتنے صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر (علیہم السلام) آئے ان سب سے ممتاز رتبے کے مالک تھے۔ (استقلال، دیوبند ۱۹۳۶ء)

ڈاکٹر بدھ ویر سنگھ دہلوی نے کہا (حضرت) محمد صاحب(ﷺ) ایک ایسی ہستی تھے اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر جن کے عقیدہ کے لحاظ سے حضرت(ﷺ) ایک پیغمبر تھے دوسرے لوگوں کے لئے (حضرت) محمد صاحب(ﷺ) کی سوانح عمری ایک نہایت ہی دل بڑھانے والی اور سبق آموز ثابت ہوئی ہے۔ (رسالہ مولوی، ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

بابا جگل کشور کھنہ بی، اے، ایل،ایل،بی: حضرت محمد(ﷺ) کی لائف اور آپ(ﷺ) کی تعلیم کی بنیادی چیزوں کو دیکھ کر ہر شخص آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ حضرت محمد(ﷺ) نے دنیا پر بہت کچھ احسانات کئے ہیں اور دنیا نے بہت کچھ آپ(ﷺ) کی تعلیمات سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ صرف ملکِ عرب پر ہی حضرت محمد صاحب(ﷺ) کے احسانات نہیں بلکہ آپ(ﷺ) کا فیض تعلیم و ہدایت دنیا کے ہر گوشے میں پہنچا۔ غلامی کے خلاف سب سے پہلی آواز حضرت محمد(ﷺ) نے بلند کی اور غلاموں کے بارے میں ایسے احکام جاری کئے کہ ان کے حقوق بھائیوں کے برابر کر دیئے۔

آپ(ﷺ) نے عورتوں اور استریوں کے درجہ کو بلند کر دیا، سود کو قطعاً حرام کر کے سرمایہ داری کی جڑ پر ایسا کلہاڑا مارا کہ اس کے بعد سے پھر یہ درخت اچھی طرح سے پھل پھول نہ سکا، سود خواری ہمیشہ دنیا کے لئے ایک لعنت رہی ہے۔ مساوات کی طرف ایسا عملی اقدام کیا کہ اس سے قبل دنیا اس سے بالکل ناآشنا اور ناواقف تھی۔

حضرت محمد(ﷺ) نے نہایت پرزور طریقہ سے توہمات کے خلاف جہاد کیا اور نہ صرف اپنے پیروؤں کے اندر سے اس کی بیخ و بنیاد اُکھاڑ کر پھینک دی بلکہ دنیا کو ایک ایسی روشنی عطا کی کہ توہمات کے بھیانک چہرے اور اس کی ہیبت کے خَدوخال (حلیہ) سب کو نظر آگئے۔ (حوالہ مذکور)

وہ پتھر مارنے والوں کو دیتے ہیں دعا اکثر: بی، ایس رندھاوا ہوشیارپوری نے لکھا کہ حضرت محمد صاحب(ﷺ) کو جتنا ستایا گیا اتنا کسی ہادی اور پیغمبر (علیہم السلام) کو نہیں ستایا گیا۔ ایسی حالت میں کیوں نہ (حضرت) محمد صاحب(ﷺ) کی رحم دلی اور شفقت و مُروَّت (سخاوت) علی المخلوقات کی داد دوں جنہوں نے خود تو ظلم و ستم کے پہاڑ اپنے سر پر اٹھالئے مگر اپنے ستانے والے اور دُکھ دینے والوں کو اُف تک نہ کہا بلکہ اُن کے حق میں دعائیں مانگیں اور طاقت واقتدار حاصل ہو جانے پر بھی ان سے کوئی انتقام نہیں لیا۔ بانیانِ مذاہب میں سے سب سے زیادہ ناانصافی اور ظلم کسی پر کیا گیا ہے تو بانی اسلام(ﷺ) پر اور کوشش کی گئی ہے کہ پیغمبر اسلام(ﷺ) کو ایک خونخوار اور بے رحم انسان دکھلایا جائے اور خواہ مخواہ دوسروں کو ان سے نفرت دلائی جائے۔ اس کا بڑا سبب یہ ہوا ہے کہ (حضرت) محمد(ﷺ) کی لائف (زندگی) پر تنقید کرنے والوں نے اسلامی تاریخ اور بانی اسلام(ﷺ) کی سیرت کا صحیح طور پر مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی بلکہ سنی سنائی اور بے بنیاد باتوں کو سرمایہ بنا کر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اگر وہ اسلامی روایات کو سمجھ لیتے اور سچائی کے اظہار کے لئے اپنے اندر کوئی جرأت وہمت پاتے تو وہ یقیناً اپنی رائے تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاتے۔ (حوالہ مذکور)

ہمہ صفت موصوف: کملا دیوی بی۔ اے بمبئی نے اپنی عقیدت کا اظہار یوں کیا کہ اے عرب کے مہاپرش! آپ(ﷺ) وہ ہیں جن کی شِکشا (تعلیم) سے مورتی پوجا مٹ گئی اور ایشور کی بھگتی کا دھیان پیدا ہوا۔ بے شک آپ(ﷺ) نے دھرم سیوکوں میں وہ پیدا کر دی کہ ایک ہی سمے کے اندر وہ جرنیل کمانڈر اور چیف جسٹس بھی تھے اور آتما کے سدھار کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ(ﷺ) نے عورت کی مٹی ہوئی عزت کو بچایا اور اس کے حقوق مقرر کئے۔ آپ(ﷺ) نے اس دکھ بھری دنیا میں شانتی اور امن کا پرچار کیا اور امیر و غریب سب کو ایک سبھا میں جمع کیا۔ (الامان، دہلی ۷ا جولائی، ۱۹۳۲ء)

عورت کو مقام عطا کیا: سوشیلا بھائی نے کہا حضرت محمد صاحب(ﷺ) نے ایک سے زیادہ ایسے کام کئے ہیں جن کی بدولت کمزوروں اور بیکسوں کو اُبھرنے اور ترقی کرنے کا موقع مل گیا۔ ایک فرقہ جس کی حالت قابل رحم تھی عورتوں کا تھا۔ عورتوں کی حالت کچھ غلاموں سے بھی گئی گزری تھی اور حقیقت یہ ہے کہ مردان غریب عورتوں کو انسان ہی نہ سمجھتے تھے۔ (حضرت) محمد صاحب(ﷺ) نے (خدا (تعالیٰ) اُن (ﷺ) کی روح کو تسکین دے) لوگوں کو بتایا کہ مرد اور عورت انسانی جنس کے دو برابر حصے ہیں اور مرد عورت کی اور عورت مرد کی زینت ہے۔ (حوالہ مذکور)

درخشاں ستارہ: گاندھی جی نے کہا جب کہ مغرب قعر جہالت میں پڑا تھا تو مشرق کے آسمان سے ایک درخشاں ستارہ طلوع ہوا اور تمام مُضطَرب (بے چین، بے قرار) دنیا کو راحت اور روشنی بخشی۔ (حوالہ مذکور)

موتی لال ماتھر ایم۔ اے: پیغمبر اسلام(ﷺ) نے توحید کی ایسی تعلیم دی جس سے ہر قسم کے باطل عقائد کی بنیادیں ہل گئیں۔ (رسالہ مولوی، دہلی ربیع الاول، ۱۳۵۰ھ)

ہر حال میں مثالی کردار تھا: سوامی لکشمن رائے نے کہا مفسر رازِ حیات سرورِ عالم(ﷺ) کے سوا تاریخ عالم کے تمام صفحات زندگی اس قدر صحیح تفسیر کرنے والی دوسری شخصیت عظمیٰ کے بیان سے خالی ہے۔ وہ کون سی اذیتیں تھیں جو کفرستان عرب کے کافروں نے اپنے عقائد باطلہ کی حفاظت کے لئے اس بت شکن پیغمبر کو نہیں دیں۔ وہ کون سے انسانیت سوز مظالم تھے جو عرب کے درندوں نے اس رحم و ہمدردی کے مجسمہ پر نہیں توڑے۔ وہ کون سے زہرہ گداز ستم تھے جو جہالت کے گہوارے میں پلنے والی قوم نے اپنے سچے ہادی پر روا نہیں رکھے مگر انسانیت کے اس محسن اعظم(ﷺ) کی زبان فیض ترجمان سے بجائے بددعا کے دعا ہی نکلی۔ غیر مسلموں مصنفوں کا برا ہو جنہوں نے قسم کھالی ہے کہ قلم ہاتھ میں لیتے وقت عقل کو چھٹی دے دیا کریں گے اور آنکھوں پر تعصب کی ٹھیکری رکھ کر ہر واقعہ کو اپنی کج فہمی اور کج نگاہی کے رنگ میں رنگ کر دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ آنکھیں چکاچوند ہو جاتی ہیں اور ان کے گستاخ اور کج رقم قلموں کو اعتراف کرتے ہی بنتی ہے کہ واقعی اس نفس کش پیغمبر(ﷺ) نے جس شانِ استغناء سے دولت، عزت، شہرت اور حسن کی طلسمی طاقتوں کو اپنے اصول پر قربان کیا وہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ عرب کے سربر آوردہ بزرگوں نے اپنے عقائد باطلہ کی حفاظت کے لئے اس آفتابِ حقانیت کے سامنے جس کی ہر کرن کفر سوز تھی۔ ایک دوسرے سے بالکل متضاد اور مخالف راستے رکھ دیئے اور ان کو اختیار دے دیا گیا کہ ان میں سے اپنی حسب مرضی جو راستہ چاہیں منتخب کر لیں۔ ایک طرف ریگستان عرب کی حسین سے حسین عورتیں، دولت کے انبار، عزت و شہرت کی دستار قدموں پر نثار کرنے کو تیار تھیں اور دوسری طرف ذرہ ذرہ مخالفت کے طوفان اُٹھا رہا تھا۔

قتل کی دھمکیاں دی جاتی تھیں، آوازیں کسے جاتے تھے، نجاستیں پھینکی جاتی تھیں، راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے۔ تاریخ عالم اس حقیقت غیر مشتبہ پر شاہد عادل ہے کہ اس کے اوراق کو تزکیہ نفس کے ایسے فقید المثال مظاہرہ کا بیان کبھی میسر نہیں ہوا۔ اس حق کوش پیغمبر(ﷺ) کو جس کا مدعا نفس پروری سے کوسوں دور تھا دولت کی جھنکار اپنی طرف متوجہ نہ کر سکی۔ شہرت کی طلسمی طاقت اس کے دل کو فریب نہ دے سکی۔ حسن اپنی تمام دل آویزیوں کے ساتھ نَظرِ اِلتِفات (مہربانی، عنایت کی نظر) سے محروم رہا۔ انہوں نے بلا تامل فیصلہ کن لہجہ میں کہہ دیا کہ اگر آپ لوگ چاند اور سورج کو میری گود میں لا کر ڈال دیں تو بھی میں تبلیغ حق سے باز نہ آؤں گا۔ (سوامی لکشمن رائے روڑی ضلع حصار، منقول از اخبار صحیفہ حیدرآباد دکن نومبر ۱۹۳۲ء، بحوالہ "زمیندار" لاہور)

وحدانیت کی تعلیم دی: سوامی دیانند نے لکھا جس وقت بھارت ورش میں مذہبی کمزوری اپنا پاؤں جما رہی تھی اس وقت عرب کے ریگستان میں ایک مہاں پرش (عظیم انسان) ایک عجیب وغریب وحدانیت کی تعلیم دے رہا تھا۔ (مہرشی سوامی دیانند اور ان کا کام، مصنفہ لالہ لاجپت رائے، نقوشِ رسول نمبر جلد ۴)

دنیا کے تاج و تخت کو ٹھکرا دیا: وشوا نرائن نے کہا دولت و عزت و جاہ و حشمت کی خواہش سے آنحضرت (ﷺ) نے اسلام کی بنیاد نہیں ڈالی۔ شاہی تاج ان کے نزدیک ایک ذلیل و حقیر شے تھی۔ تختِ شاہی کو آپ (ﷺ) ٹھکراتے تھے۔ دنیاوی وجاہت کے بھوکے نہ تھے۔ ان کی زندگی کا مقصد تو موت اور حیات کے متعلق اہم زاویوں (نظریوں) کا پرچار تھا۔ (مدینہ، جولائی ۱۹۳۲ء)

دوجہاں کی نعمتیں ہیں اُن ﷺ کے خالی ہاتھ میں: مہاشے منوہر سہائے نے کہا کہ آپ (ﷺ) کو مال و دولت کے جمع کرنے یا امیر و رئیس بننے کی خواہش نہیں تھی بلکہ آپ (ﷺ) نہایت درجہ سادگی اور منکسر المزاج شخص تھے۔ جس وقت آپ (ﷺ) کا انتقال ہوا تو شاہِ عرب ہونے کے باوجود آپ (ﷺ) کے پاس مال و زر (مال وپیسہ) نہ تھا، جائیداد تھی نہ ذاتی ریاست بلکہ اس وقت بھی معمولی حیثیت رکھتے تھے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ دنیوی خواہشات کے لئے حضرت محمد صاحب (ﷺ) نے کچھ بھی نہیں کیا بلکہ جو کچھ بھی کیا خدا (عزوجل) کے حکم سے کیا اور خلوص کے ساتھ کیا۔ (حوالہ مذکور)

جنگ کرنے میں کبھی پہَل نہ کی: سوامی برج نرائن سنیاسی نے کہا پیغمبرِ اسلام (ﷺ) نے ایک جنگ بھی جارِحانہ (حملہ آورانہ) نہیں کی بلکہ ہر ایک موقعے پر مدافعانہ لڑائی لڑنے پر آپ (ﷺ) کو مجبور کیا گیا۔ (حوالہ مذکور)

ہر چند لدھیانوی نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ بانیِ اسلام (ﷺ) نے دشمنوں کی زبان سے اور ان کے ہاتھوں سے وہ ظلم برداشت کئے جن پر کمزور سے کمزور آدمی بھی بگڑ کھڑا ہوتا ہے مگر بانیِ اسلام (ﷺ) نے استعدادِ مقابلہ اور طاقت کے باوجود کبھی جواب میں زبان ہلانا یا ہاتھ اٹھانا پسند نہیں کیا مگر افسوس کہ آپ (ﷺ) کے دشمنوں کی زیادتی حد سے گزری جا رہی تھی اور اندیشہ تھا کہ ظالم ان کے مددگاروں کی قلیل جماعت کو کچل ڈالیں۔ آخر رحمِ مجسم نبی (ﷺ) جس کو خدا (عزوجل) نے دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا اس امر پر مجبور ہو گیا کہ تلوار کے ذریعہ سے اپنے لوگوں کی حفاظت کرے اور یہ ایک ایسا آخری فیصلہ تھا کہ جس کے سوا اپنے گروہ کے بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ ہر چند کہ بانیِ اسلام (ﷺ) کی ذات والا صفات سراپا رحم و شفقت تھی اور اگر بانیِ اسلام (ﷺ) کے بس میں ہوتا تو سرزمینِ عرب میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرنے پاتا۔ غرض جو لڑائیاں ہوئیں نہایت مجبوری کی حالت میں ہوئیں۔ (حوالہ مذکور)

پاکیزہ عادات تھیں: لالہ سرداری لال نے کہا زمانہ جاہلیت کی زہریلی آب و ہوا اور ایسے ہلاکت خیز ماحول میں ایک شخص پرورش پا کر جوان ہوتا ہے اور اس (حضور ﷺ) کی یہ حالت ہے کہ اس (حضور ﷺ) کے مقدس ہاتھوں نے کبھی شراب کو نہیں چھوا، اس (حضور ﷺ) کی پاک نگاہ کبھی نسوانی حسن و جمال کی دلفریبیوں کی طرف متوجہ نہیں ہوئی، وہ کبھی قتل و غارت میں شریک نہیں ہوا، کسی کو بُرا نہیں کہا، کسی کی دل آزاری نہیں کی، اس (حضور ﷺ) نے کبھی قِمار بازی (جوا) میں حصہ نہیں لیا اور لوگ جن گناہوں میں مبتلا تھے اُن میں سے ایک بھی اس (حضور ﷺ) نے اختیار نہیں کیا۔ (حوالہ مذکور)

حکم چند کماربی۔اے: عالمِ شباب میں آپ(ﷺ) کی یہ حالت تھی کہ آپ(ﷺ) تازہ شادی کے بعد کئی روز تک گھر سے غیر حاضر رہ کر تزکیہ نفس اور ریاضت کشی میں مشغول رہتے تھے۔(حضرت) بی بی عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے سوا جتنی عورتیں آپ(ﷺ) کے عقد(نکاح) میں آتیں سب کی سب بیوہ تھیں۔ان حالات پر فرداً غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شادیاں نکاح کی خاطر نہ تھیں بلکہ کسی اخلاقی ذمہداری کی ادائیگی کی خاطر تھیں۔

(حوالہ مذکور)

لالہ لاجپت رائے: میں پیغمبرِ اسلام(ﷺ) کو دنیا کے بڑے بڑے مَہاپُرُشوں(عظیم لوگوں) میں سمجھتاہوں۔(رسالہ مولوی، رمضان ۱۳۵۲ھ)

سوامی بھوامی دیال سنیاسی: جس وقت تمام ملکِ عرب میں بدترین جہالت پھیلی ہوئی تھی اس وقت(حضرت) محمد صاحب(ﷺ) ہی کی تنہا ذات تھی جس نے بے مثال ہمت و جرأت کے ساتھ قومِ عرب کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا اور ہر طرح کی برائیوں اور بت پرستی کو چھڑا کر خدا(عزوجل) کے آگے سر جھکانے کی دعوت دی۔(رسالہ ایمان، پٹی ضلع لاہور، مئی ۱۹۳۵ء)

کثرتِ ازدواج کا راز

مسٹرایس کشالیہ بی۔اے، ڈی۔ای لندن ڈپٹی انسپکٹر مدارس گورک

آنحضرت(ﷺ) کے کثرت ازدواج کے متعلق بہتان باندھا گیا ہے لیکن یہ محض غلط ہے۔بے شک آپ(ﷺ) نے کئی بیویاں کی تھیں مگر زمانہ کے بُرے رواج کو مٹانے کے لئے اور ہر طبقہ کی عورتوں کو نکاح میں لاکر اُن(رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا سہارا بن جانے کے لئے اور لوگوں کو ترغیب دینے کے لئے وہ بھی بیوہ، باکِرَہ(جسے مرد نے نہ چھوا ہو)، غلام اور لاوارث عورتوں کو اپنے نکاح میں لائیں اور آپ(ﷺ) کے نمونہ کی پیروی کریں۔آپ(ﷺ) نے اپنی نفسانی خواہش کے لئے نکاح نہیں کئے۔آپ(ﷺ) میں نفسانی خواہش کی کوئی بھی دلیل یا علامت نہیں پائی جاتی۔(حوالہ مذکور)

اُن کا ھر لحاظ سے پہلا نمبر ھے: مائیکل ھارٹ نے اپنی کتاب "سو عظیم آدمی" میں دنیا میں انقلاب برپا کرنے والی شخصیات کا تعارف لکھا۔ترتیب کے لحاظ سے اپنی کتاب میں ہمارے رسول کریم (ﷺ) کا ذکر سب سے پہلے کیا۔وہ خود لکھتا ہے "ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں حضرت محمد (ﷺ) کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں لیکن یہ واحد تاریخی ہستی ہے جو مذہبی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر برابر طور پر کامیاب رہی۔"

(حضرت) محمد (ﷺ) نے عاجزانہ طور پر اپنی مَساعی(کوشش) کا آغاز کیا اور دنیا کے عظیم مذاہب میں ایک مذہب کی بنیاد رکھی اور اسے پھیلایا۔(سو عظیم آدمی، صفحہ ۲۵، مطبوعہ لاہور)

پرشاد سنھا، بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی آف تیلوتھوا سٹیٹ: آپ کا(رسول کریم ﷺ کا) ہر قول و فعل، استقامت اور راستی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا اور آپ (ﷺ) کا کوئی قدم بھی اخلاق کے جادۂ مستقیم(سیدھے راستے) سے منحرف نہ تھا۔(حوالہ مذکور)

جانی دشمنوں کو معاف کر دیا: بہاری لال شاستری ساکن اجھیائی نے ایک طویل مضمون لکھا وہ کہتا ہے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کا جنم عرب کے مکہ نگر میں اس سمے ہوا کہ وہ دیش گھور اندھکار میں ڈوبا ہوا تھا اور وہاں کے رہنے والے قریشی، یہودی، عیسائی سب ہی جہالت اور اَوہام پرستی کا شکار ہو رہے تھے۔(حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے ملک کے نہ کسی دھرم کا کھنڈن کیا اور نہ کسی پیشوا کو بُرا کہا بلکہ تمام پیغمبروں (علیہم السلام) کی عزت کرتے ہوئے ہر ایک مذہب کی تائید کی مگر اس وقت کے لوگوں نے خود غرضی میں پھنس کر مذہب کے روپ کو جو بگاڑ دیا تھا اس کو ظاہر کر دیا۔

دھرم کا ٹھیک ٹھیک روپ سمجھایا۔ ایشور وشواس، آپس میں پریم، سب کے ساتھ بھلائی آپ (ﷺ) کی تعلیم تھی۔ حضرت محمد صاحب (ﷺ) نے اپنے ملک کی دھارمک حالت ہی درست نہیں کی بلکہ اونچ نیچ کا پاکھنڈ دور کر کے سب کو ایک کر دیا اور بکھری ہوئی لڑا کو عرب قوموں کو ایک مسلک کر کے ان میں ایسا جوش بھرا کہ خانہ بدوش اور برائیوں کے بھنڈار عرب لوگوں نے ملک میں ایسی زبردست حکومت قائم کی جس کا رعب پاس پڑوس کے تمام بادشاہوں پر جم گیا۔ سو سال کے اندر اندر عرب لوگوں کی حکومت کابل، مصر، افریقہ اور سندھ تک قائم ہو گئی۔ جاہل سمجھے جانے والے عربوں نے (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کی بدولت وہ قابلیت حاصل کی کہ یورپ میں تہذیب اور کئی اصلاحوں کے پھیلانے کا انہیں فخر حاصل ہے۔

اسی طرح (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کی بدولت عرب، عراق اور اس کے آس پاس کی قوموں کو دھارمک، سماجک راج نیتک اور آرتھک سب طرح فائدہ پہنچا اور وہ دنیا میں مشہور ہو گئے۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے زندگی بھر بے غرض ہو کر اپنے ملک اور قوم کی یہاں تک سیوا کری کہ آپ (ﷺ) اور اپنی اولاد تک کو قربان کر دیا۔

حضرت محمد صاحب (ﷺ) نے اسلام کو کوئی نیا دین نہیں بتایا بلکہ سب امتوں سے یہ کہا کہ مت ایک ہی سناتن ہے۔ وہی اسلام ہے یہ شروع میں تھا اس کا روپ بدلا کرتا ہے۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے اپنی جاتی والوں کو اپنا سَندیش (پیغام) سنانا شروع کیا تو لوگ دشمن بن گئے۔ جوں جوں قریش ستاتے گئے حضرت (ﷺ) کا جوش کام کے لئے دونا ہوتا گیا۔ لوگ ان کی جان کے گاہک بن گئے تب یہ مکہ چھوڑ کر مدینہ مکہ پر قبضہ کرنے کے بعد حضرت محمد صاحب (ﷺ) نے اپنے دشمن کے اگّیانتا (جاہل پن) واتیاچار (ظلم) کو معاف کر دیا۔ آپ (ﷺ) بچوں سے پیار، غریبوں کی مدد، دین دکھیوں کی سیوا، سب کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرتے تھے۔ دوسرے مذہبوں کا بڑا آدر (احترام) کرتے تھے۔ (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) کے گنوں (تعریفوں) کا ورتن کیا جائے تو کئی سال تک رشی اخبار کے کالم بھرے جا سکتے ہیں۔

اُن (ﷺ) میں دُو گُن (دو باتیں) سب سے مہاں تھے۔ ایشور وشواس اور سنگھٹن کی شکتی (طاقت) آپ (ﷺ) کے جیون پر کچھ اعتراض ہیں جو متعصب یورپین پادریوں کی ایجاد ہیں اور ان کے خیال کو بغیر سمجھے ہندوؤں نے بھی انہیں اپنا لیا۔ ہمارے رائے میں تو (حضرت) محمد صاحب (ﷺ) نے مذہبی جنگ کو اخلاق اور ایشور وشواس سے فتح کیا اور سوشل ریفارمر پولیٹیکل کام تلوار سے کیا۔

عرب لوگوں کے سماجک سدھار کے لئے سختی اگر کی گئی تو کبھی بری نہیں ہو سکتی۔ ایسی سختی ملک کے ہر ایک ڈکٹیٹر نے کی ہے جو لوگ مسلمان بادشاہوں کے ان ظلم و ستم کے حوالوں کو پیش کیا کرتے ہیں جو انہوں نے غیر مذہب والوں پر کئے اور ان کے ان میلے آئینہ میں حضرت اُپدیش (تلقین) کی

تصویر کو دیکھا کرتے ہیں ہم ان سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ یہ کام تو پولیٹیکل ہے آج کل مذہب کے نام پر حکومت اپنا اُلو سیدھا کرتی ہے وہ بادشاہ اپنے ان کاموں کے لئے خود ذمہ دار ہیں۔

آنحضرت (ﷺ) نے کئی شادیاں کیں مگر یہ سب پولیٹیکل ضرورت سے اسی طرح کیا گیا جس طرح سری کرشن بھگوان کو ہندوستان کی پولیٹیکل حالت ٹھیک کرنے کے لئے دو بواہ (شادی) کرنے پڑے۔ ان شادیوں کو نفس کے لئے نہیں کیا گیا بلکہ ان دیویوں کی بھلائی عرب سرداروں کو رشتے دار بنا کر اپنے مشن میں سہایک بنانا وغیرہ مقصد تھا۔ ہم نے جہاں تک آپ (ﷺ) کے جیون پر غور کیا آپ (ﷺ) کو ایک مہا پرش دیش بھگت، سنسار کا ہکاری (مدد گار) پایا۔ (یہ پنڈت جی کے طویل مضمون کے جستہ جستہ فقرات ہیں یہ مضمون اخبار رشی بجنور یکم جولائی ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا۔ یہ اخبار زیر اڈیٹری لالہ جگناتھ شرن بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی۔ شائع ہوتا ہے۔)

آپ ﷺ کا پیغام جامع مانع تھا

گاندھی: وہ (رسول کریم ﷺ) روحانی پیشوا تھے بلکہ ان (ﷺ) کی تعلیمات کو سب سے بہتر میں سمجھتا ہوں۔ کسی روحانی پیشوا نے خدا (عزوجل) کی بادشاہت کا پیغام ایسا جامع اور مانع نہیں سنایا جیسا کہ پیغمبرِ اسلام (ﷺ) نے۔ (رسالہ ایمان پٹی ضلع لاہور، اگست ۱۹۳۶ء)

لاجواب کامیابی ہوئی: نرہبا راؤ نے کہا دنیا کے کل پیغمبروں میں حضرت محمد صاحب (ﷺ) کو اپنے مشن میں لاجواب کامیابی ہوئی جو کسی دوسرے پیغمبر کو نہیں ہوئی اور یہ پیغمبر خدا (عزوجل) کے اخلاق کا مظہر و اصافِ حمیدہ کا نمونہ تھا۔ (نقوشِ رسول، نمبر ۴)

ہزہائنس مہاراجہ نرسنگھ گڈھ: حضرت محمد (ﷺ) کی زندگی سراپا عمل اور ایثار کا مرقع ہے۔ حضور (ﷺ) نے زمانہ جاہلیت میں دنیا کی اصلاح فرمائی اور اسے اپنی اَنتھک (بغیر تھکے، لگاتار) کوششوں سے جگمگا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ پیغمبرِ اسلام (ﷺ) کا نام ساری دنیا میں روشن ہے۔

(رسالہ ایمان پٹی، جون ۱۹۳۶ء)

انسانیت کے لئے اعلیٰ ترین نمونہ

لالہ برج موہن سروپ بھٹنا گر فیروز آبادی: حضرت محمد (ﷺ) کی زندگی انسانیت کا ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہونے کے ساتھ ہی عمل سے مالامال ہے۔ انہوں نے فرض شناسی اور خدمت انسانی کی زندہ مثال پیش کی۔ انہوں نے ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں بت پرستی اور تَوَہُّم پَرَستی (وہم پوجنے والوں) کو مٹا کر وحدانیت کا سبق پڑھایا۔ (پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

زبردست منصف تھے: ڈاکٹر امبالال ایل، ایم، ایس نے کہا آپ (رسول کریم ﷺ) وردان تھے۔ اعلیٰ درجہ کے سیناپتی تھے، آپ (ﷺ) زبردست جج تھے۔ ان کا جیون سادہ تھا۔ (حوالہ مذکور)

رائے بہادر پنڈت مٹھن لال بی۔اے، ایل۔ایل۔بی ایڈوکیٹ وصدر آریہ سماج اجمیر: حضرت محمد(ﷺ)نے جس وقت" خدائے تعالیٰ ایک ہے"یہ آواز بلند کی تو اس وقت ہندوستان، ایران، عرب و عجم میں بت پرستی کا دور دورہ تھا بلکہ خدا(عزوجل) کی ہستی سے لوگ انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مادہ ہی مادہ ہے مگر خدائے تعالیٰ نے حضرت محمد(ﷺ) کو فرمایا کہ ثابت کر دو کہ خدا تعالیٰ واقعی ہے۔(حوالہ مذکور)

انسانیت کے نجات دھندہ

برناڈشا: یہ غیر مسلم انگریزوں میں بہت شہرت یافتہ مفکرین میں سے ہے۔عَصرِ حاضِر(موجودہ زمانہ،دورِ حاضر) کے معروف دانشوروں میں اس کا شمار ہے۔اس کی کتابیں دنیا کے بیشتر ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔دنیا کی بہت ساری زبانوں میں اس کی تصانیف کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔اس کے افکار و آراء تقریباً ہر مذہب و ملت کے اہل علم طبقہ میں مشہور ہیں۔

برناڈشا نے ہمارے رسول برحق، آقائے نامدار(ﷺ) کی شخصیت اور آپ(ﷺ) کی پاکیزہ تعلیمات کا بڑا شیدا تھا چنانچہ اس نے اپنی بعض تصانیف میں لکھا ہے کہ

"میری بڑی تمنا ہے اور میں اسے واجب سمجھتا ہوں کہ (حضرت) محمد(ﷺ) کو انسانیت کے نجات دھندہ کی حیثیت سے دیکھوں اور میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ (حضرت) محمد(ﷺ) جیسی شخصیت کو اگر آج کے عالم جدید کی عنانِ حکومت دے دی جائے، تو دنیا اپنی مشکلات کے حل تلاش کرنے میں کامیاب بامراد ہو جائے گی اور اس کے اندر امن و سلامتی کی لہر دوڑ جائے گی۔کاش!دنیا اس جیسے مصلح کی ضرورت کو محسوس کرتی۔"[32](نقوشِ رسول،نمبر ۴)

لالہ سدا سکھ لال نے لکھا حضرت محمد(ﷺ) اپنی فصاحت وبلاغت سے اکثر سکنائے عرب کو مرید کرتے۔(تاریخ ہند)

بے بہا خدمات ہیں: شردھے پرکاش دیو جی پرچارک براہمہ دھرم نے لکھا ہم(حضرت) محمد صاحب(ﷺ) کی ان بے بہا خدمات کو جو وہ نسل انسانی کی بہبود کے لئے بجا لائے بھلا کر احسان فراموش نہیں ہوسکتے۔(سوانح عمری محمد صاحب)

ٹی۔ایل وسوانی: (حضرت) محمد(ﷺ) کی زندگی تَرَحُّم(رحم،مہربانی) و عنایات و اچھائی سے پُر ہے۔

لالہ امیر چند کھنہ جرنلسٹ ماھر انکم ٹیکس چونا منڈی لاھور: حضرت محمد(ﷺ) خدمت خلق کے سب سے بڑے علمبردار تھے۔بھگوان کرشن نے گیتا میں ایشور کی طرف سے ایک مشہور وعدے کا ذکر کیا ہے جس کا ترجمہ علامہ فیضؔ نے یوں کیا ہے:

چو بنیادِ دیں سست گرد و بسے نمایئم خود را بشکل کسے

---

[32] (نقوش،رسول نمبر4،شمارہ نمبر130،برناڈشا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم،ص551،ادارہ فروغِ اُردو،لاہور،جنوری 1983ء)

اس وعدہ کا اِیفاء (وعدے کو پورا کرنا) حضرت محمد (ﷺ) کے وجود سے کیا گیا۔ (نقوشِ رسول نمبر ۴)

دنیا کی عظیم ہستی

لالہ نانک چند ناز جرنلسٹ لاهور: دنیا کی عظیم ترین انسانی ہستیوں میں ان (رسولِ کریم ﷺ) کا درجہ کسی سے کم نہیں۔ (حوالہ مذکور)

تاریخ کا ایک معجزہ

پروفیسر رگھوپتی سہائے فراق ایم، اے لیکچرار الٰہ آباد یونیورسٹی: میں حضرت محمد (ﷺ) پیغمبر اسلام (ﷺ) کی بعثت کو ان (ﷺ) کی شخصیت اور اُن (ﷺ) کے کارنامہائے زندگی کو تاریخ کا ایک معجزہ سمجھتا ہوں۔ (حوالہ مذکور)

ان ﷺ کو تائید غیبی حاصل رہی

پنڈت امرناتھ زتشی دیال باغ آگرہ: سیرتِ نبوی (ﷺ) کو بنظر غور دیکھنے سے یہ بات بآسانی ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ پیدائش سے لے کر وفات تک ہر حال میں آنحضرت (ﷺ) کو تائید غیبی حاصل رہی ہے جو کہ لازمۂ نبوت ہے۔ (حوالہ مذکور)

ماسٹر شیوچرن دان پریذیڈنٹ دهلی پراونشل ٹیچرز ایسوسی ایشن: آنحضرت (ﷺ) نے اس مرتبہ کو اپنی خدا پرستی، استقلال کامل اور روحانیت کی وجہ سے حاصل کیا۔ (حوالہ مذکور)

ایثار و قربانی کی زندگی تھی

ڈاکٹر جے کارام برهما: حضرت محمد (ﷺ) نے اخلاقِ عالیہ کی تلقین ہی نہیں کی بلکہ ان اصولوں پر عمل بھی فرمایا۔ ان کی زندگی ایثار و قربانی کی زندگی تھی۔ (حوالہ مذکور)

امن عالم کے ستون: ہم کو موجودہ زمانہ میں چند ایسے خطرات نظر آتے ہیں جن کو اگر آنحضرت (ﷺ) کی تعلیمات سے مٹانا چاہیں تو وہ فوراً نیست و نابود ہو سکتے ہیں۔ دنیا کو اس وقت امن و امان کی جس قدر ضرورت ہے گذشتہ زمانہ میں نہ تھی۔ اگر کسی مذہب نے امن و امان کو اپنا فرض قرار دیا ہے اور اس کے قیام میں اپنی پوری قوت صرف کی ہے تو وہ مذہبِ اسلام ہے۔ (مسٹر بلدیو سہائے، بی، اے)

سچی زبان کی تاثیر والے: (حضرت) محمد (ﷺ) کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ (ﷺ) کی زبان میں اثر تھا کہ آپ (ﷺ) کے صرف ایک زبانی حکم سے عرب میں شراب خوری تو کیا اور کتنے ہی افعالِ بد ایک قلیل مدت میں بالکل ہی نیست و نابود ہو گئے۔ مجھے یہ کہنے میں کچھ باک نہیں کہ بے شک (حضرت) محمد (ﷺ) ایک سچے پیغمبر تھے۔ سچے (حضرت) محمد (ﷺ) کے متعلق اس سے پہلے میرے دل میں جس قدر بد گمانیاں تھیں میں روحِ محمد (ﷺ) سے ان کی معافی چاہتا ہوں اور بلا مبالغہ اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ آج دنیا میں ایک شخص کی بھی یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ حضرت محمد (ﷺ) کے کیریکٹر پر ایک سیاہ دھبہ بھی لگا سکے۔ (ڈپٹی انسپکٹر مدارس، ضلع کورگ، مسٹر بی، ایس کشالپہ بی، اے، ڈی، ای، لندن)

پیکر شرم و حیا اور مجموعہ محامد و محاسن: ہادی عالم کا ہر قول و فعل استقامت اور راستی کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اور آپ (ﷺ) کا کوئی قدم بھی اخلاقِ حسنہ کے جادۂ مستقیم (سیدھے راستے) سے منحرف نہیں تھا۔ ہادی برحق اور پیکر شرم و حیا کے جس واقعہ اور جس بات پر بھی نظر ڈالئے وہ حکمتوں کا مجموعہ نظر آتی ہے۔ ابتدائے آفرِینش (زمانہ) سے آج تک کسی نے بھی آپ کی طرح اخلاق و مروت، تہذیب و شائستگی، متانت و سنجیدگی، شرم و حیا، تحمل و برداشت، صبر و شکیب، ایفائے وعدہ، پابندی عہد، ہمدردی و موانست کا ایسا زبردست اور موثر ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔ مذہبی تاثرات سے قطع نظر جب ہم غور کرتے ہیں تو وہ ہستی محامد و محاسن کا مجموعہ نظر آتی ہے۔ (راجہ رادھا پرشاد سنہا، بی، اے، ایل، ایل، بی آف تیلو تھوسٹیٹ)

اسلام تلوار سے نہیں پھیلا: (حضرت) محمد (ﷺ) کی تعلیمات کی طرح ان (ﷺ) کے اخلاق بھی بہت بلند پایہ تھے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ آپ کو سن کر تعجب ہو گا کہ میرا بھی یہی خیال تھا لیکن یہ کون سی تلوار تھی؟ کیا وہ آہنی تھی؟ نہیں! وہ (حضرت) محمد (ﷺ) کے انہی گراں بہا اخلاق و عفو کی تلوار تھی اور ان کے بے بہا اوصاف اور ان کے قیامت تک نہ مٹنے والی سبق آموز تعلیمات کی چمکتی تلوار تھی جس نے گردنیں کاٹنے کی جگہ دونوں کو ایک رشتہ میں جوڑ دیا۔ (بابو لکٹ دہاری پرشا، بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل، نقوشِ رسول نمبر ۴)

نوع انسان کو سب کچھ سکھا دیا: (حضرت) محمد (ﷺ) بلاشبہ خدا (عزوجل) کے ہاں سے غیر معمولی دل و دماغ لے کر آئے تھے۔ انہوں نے رزم، بزم، تجارت، صنعت، معاشرت، تمدن عرضیکہ بنی انسان کو جن چیزوں کی ضرورت تھی سب ہی کچھ سیکھا دیا۔ انہوں نے جو غیر فانی دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس سے اس وقت ساری دنیا فائدہ حاصل کر رہی ہے۔ یورپ میں ان (ﷺ) کا فلسفہ مسلمان فاتحین کے ساتھ آیا اور اس فلسفہ نے اس یورپ کی کایا پلٹ دی جو بے شرمی، بے حیائی اور گناہ کی زندگی گزار رہا تھا۔ (انگلستان کا مشہور مصنف، رابرٹ سائمور)

بارگاہِ رسالت ماب ﷺ میں ہندو شعراء کا نذرانہ عقیدت

فقیر آخر میں غیر مسلم شعراء کا نعتیہ کلام پیش کرتا ہے۔

سرورِ کائنات ﷺ کے حضور ہندو شعراء کا نذرانہ عقیدت
مرحبا سید مکی مدنی العربی

(از افکار گوہربار، مہاراجہ سرکشن پرشاد، شادؔ سابق مدارالمہام ریاست، نظام حیدر آباد دکن)

پرتو ذاتِ احد جلوۂ سرعجبی — روکش مہر حقیقت توجہ عالی نسبی
چہ کنم وصف تواے ہاشمی و مطلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ازوجودِ توشدہ جامۂ احرام عدم — چشمہائے تو نمودہ اثر لاونعم
زخرام تو بود رونق گلزار ارم — سن بیدل بجمال توعجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمالست بدیں بوالعجبی

دردِ عشق توبدل باد مرااے دلبر　　باد سودائے ازآں زلف معنبر درسر

باد تصویر تودردیدہ مراشام وسحر　　چشم رحمت بکشا سوئے من اندازنظر

اے قریشی لقبی ہاشمی ومطلبی

گرچہ گویند بر اقت زسرخاک گزشت　　کس نداند مگرا زدانش وادراک گزشت

وہ چہ درچشم زدن صاحب لولاک گزشت　　شب معراج عروجِ توز افلاک گزشت

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

جلوۂ حق چوشدی اے شہ والا درجات　　گشت پیوستہ بیک آئینہ ذات وصفات

جذا برزخ کبرای سکون وحرکات　　ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

رحم فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی

ساقی کوثروتسنیم عطاکن یک جام　　تابما نم زمئے عشق تو سرمست مدام

حسرتِ لذتِ آزارشود نیک انجام　　نخل بستان مدینہ زتوسرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

کیمیا ہست حیاتِ توبنی آدم را　　زندگی ہست ثباتِ توبنی آدم را

حق کجادا وصفاتِ توبنی آدم را　　نسبتے نیست بذاتِ توبنی آدم را

برتر ازآدم وعالم توچہ عالی نسبی

شد نہ اوصافِ توتحریر ازیں روخجلم　　بے گل مدح توچوں غنچہ فسردہ است دلم

اللہ اللہ کجائی وکجاآب وگلم　　نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم

زانکہ نسبت بہ سگ کوئے توشد بے ادبی

چشم بددورزرویت شدہ عالم پرنور　　ہست مشتاق جمال توچہ انسان وچہ حور

برفلک عیسیٰ وموسیٰ بہ تمنا سرِطور　　ذاتِ پاک تو دریں ملک عرب کردظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

یانبی مونس جان ودل عشاق توئی　　خاکِ راہ توشوم ہست تمنائے دلی

شاد ہردقت کند ذکر توہمچوں قدسی　　سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی

آمدہ سوئے توقدسیؔ پئے درماں طلب

محبوب اپنا کرلیا پروردگار نے

(از چودھری دلورام کوثریؔ ساکن نانڈری ضلع حصار)

جس دم دبایا مجھ کو گناہوں کے بارنے　　میں شافعِ گناہ کو لگا پھر پکارنے

حضرت نے آ کے مجھ کو سبکدوش کردیا　　رحمت بڑی کی شافعِ روزِ شمار نے

دیکھا بنا کے جبکہ محمد کا حسن ونور　　محبوب اپنا کرلیا پروردگار

ہے نام دِلورام تخلص ہے کوثری

دیر و حرم کی سیر کی اس خاکسار نے

کوثری پر ساقی کوثر ﷺ کی نظر کرم: کوثری نہایت محبت سے نعت رسول کریم ﷺ کہتے تھے۔ بعض تنگ نظر اور متعصب ہندو کوثری کی نعت گوئی کے شدید مخالف ہو گئے مگر کوثری کو اس ملامت اور طعنہ زنی کی کچھ پرواہ نہیں تھی وہ برابر نعت شریف کہتے رہے اور آخر انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور کوثر علی کوثری ہو گئے۔ ان کا مزار غالباً لاہور کے مشہور قبرستان میانی مرجہ میں ہے۔ (ہندو شعراء کا نذرانہ عقیدت ، ماہنامہ شام ، لاہور)

محمد عربی ﷺ کے احسانات

(از لالہ دھرمپال گپتا وفا کریر از نامہ تیج دھلی)

چھڑا کے بت کی پرستش سکھائی تھی وحدت اے میرے خیال کی ترویج عام ہو جائے

سیاسیات سے مذہب ملا دیا تو نے کہ دین و دنیا کا سب انتظام ہو جائے

رفاہِ عام ہی تیرا جبکہ نصب العین لقب نہ کیوں تیرا خیر الانام ہو جائے

وفا جہاں میں وہ عالی مقام ہو جائے عطاء جسے مئے عرفان ہو جائے

دنیا کو تم نے آکر پرنور کر دیا ھے

(از شیام سندر، سندر ایڈیٹر پارس لاهور)

دنیا کو تم نے آکر پرنور کر دیا ہے اور ظلمتوں کو یکسر کافور کر دیا ہے

پیغام حق سنا کر مسرور کر دیا ہے وحدت کی مئے پلا کر مخمور کر دیا ہے

اک بار تو دیارِ یثرب کو دیکھ لیتا پابندی جہاں نے مجبور کر دیا ہے

سندرؔ سے کیا رقم ہو وہ شان ہے تمہاری

جس نے گداگروں کو فغفور کر دیا ہے

روشن دِلم زجلوۂ روئے محمد است

(از شنکر لال ساقی)

روشن دلم زجلوۂ روئے محمد است جانم فدائے نامِ نکوئے محمد است

یادِ خدا است ہمدمِ روحِ لطیف من　　دل درخیال مدحت خوئے محمد است
این بوئے خوش که مشک ختن یافت درجہاں　　دل درخیال مدحت خوئے محمد است
دردیر ہم قبول تواں شد نمازِ من　　گرروئے دل زصدق بسئے محمد است
ساقیؔ اگرچه جامۂ ہند است برتنم
خاکم مگرزیثرب وکوئے محمد است

ہرشئے میں جلوہ گر: سکھ مذہب کے بہت بڑے رہنما گرونانک ایک رباعی میں کہتے ہیں:

ہر عدد کو چوگن کرلو دوکو اس میں دو بڑھائے
پورے جوڑکرپنچ گن کرلو بیس سے اس میں بھاگ لگائے
باقی بچے کو نوگن کرلو دوکو اس میں دو بڑھائے
گرو نانکؔ یوں کہے ہر شے میں محمد کو پائے

ترجمہ: ہر عدد کے چار گنے کر کے اس میں دو بڑھادو اور پھر جو جوڑ آئے اُس کے پانچ گنے کر کے بیس سے تقسیم کر دو باقی جو بچے اس کے نو گنے کر لو اور پھر اس میں دو بڑھادو۔ گرونانک کہتے ہیں کہ ہر شے میں (حضرت) محمد (ﷺ) کا جلوہ نظر آئے گا۔

گورونانک کا ایک شعر اوراس کی تشریح:

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے　　ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

گورونانک نے دو شعر کہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ اصل کائنات ہمارے نبی (ﷺ) ہیں چنانچہ گورونانک کے اس شعر کی تشریح یوں ہے کہ آپ دنیا میں کسی حیوان، انسان، چرند، پرند، جاندار، بے جان غرض کسی مخلوق کسی شئے کا نام لیجئے اس کے بحساب ابجد نکالئے ان عددوں کو چار گنا کر لیجئے اس میں دس عدد ملا دیجئے پھر پانچ گنا کر لیجئے اب بیس پر تقسیم کیجئے جو باقی بچا اس کو نو گنا کر لیجئے اور اس میں دو جمع کر لیجئے۔ نتیجہ میں ۹۲ کا ہندسہ بر آمد ہو گا جو اسم مبارک (حضرت) محمد (ﷺ) کے عدد ہیں۔

فائدہ: یہ اشعار ہم نے مع شرح مخالفین اَہلِ سنت کے مشہور ہفت روزہ خدام دین لاہور سے لئے ہیں۔

مزید تفصیل فقیر کی کتاب "شہد سے میٹھا نامِ محمد (ﷺ)" میں ملاحظہ کریں۔ بطورِ نمونہ حروف تہجی کے اعداد اور فقیر اپنے نام فیض احمد اُویسی کی مثال پیش کرتا ہے۔

حروفِ تہجی کے اعداد

ث	ز	ڑ	ر	ذ	ڈ	د	خ	ح	چ	ج	ث	ٹ	ت	پ	ب	ا

۱	۲	۳	۴۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۳	۳	۸	۶۰۰	۴	۴	۷۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۷	۷
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	گ	ل	م	ن	و	ء
۶۰	۳۰۰	۹۰	۸۰۰	۹	۹۰۰	۷۰	۱۰۰۰	۸۰	۱۰۰	۲۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶	۵
							ی	ے								
							۱۰	۱۰								

حضرت محمد ﷺ کے اعداد ۹۲ ھیں:

م	ح	م	د	محمد =
۴۰	۸	۴۰	۴	۹۲ =

فیض:

ف	ی	ض
۸۰	۱۰	۸۰۰

۳۵۶۰	=	۸۹۰ x ۴
۶	+	
۳۵۶۶		
۵	X	
۱۷۸۳۰		
۸۹	۲۰	
	۱۶۰	
۱۸۱		
	۱۸۰	
باقی	۱۰	

احمد:

ا	ح	م	د

۴	۴۰	۸	۱

۴ x ۵۳	=	۲۱۲
	+	۲۱۴
	X	۵
۲۰	۱۲۷۰	۶۳
	۱۶۰	
	۶۰	۷۰
	۱۰	باقی
	X	۹
		۹۰
	+	۲
		۹۲

اُویسی:

ی	س	ی	و	ا
۱۰	۶۰	۱۰	۶	۱

۴ x ۸۷	=	۳۴۸
	+	۲
		۳۵۰
	X	۵
۲۰	۱۷۸۱۰	۸۷
۱۶۰		
۱۵۰		
۱۴۰		

باقی	۱۰	
	x	۹
		۹۰
	+	۲
		۹۲

مزید غیر مسلم شعراء کے نعتیہ اشعار کے لئے "ہندو شعراء کا نذرانۂ عقیدت" کتابچہ مکتبہ رضائے مصطفیٰ جامع مسجد زینت المساجد گوجرانوالہ سے طلب کرکے مطالعہ کریں۔

فقیر نے چند غیر مسلموں کے بیانات، تاثرات لکھے ہیں۔ یہ ایسا موضوع ہے اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو کئی مجلدات میں کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

وصلّی اللہ علی حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ وبارک و سلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ'

بہاول پور۔ پاکستان

﴿فقیر محمد فیاض احمد اُویسی کو اس غیر مطبوعہ مسودہ کی ترتیب کی سعادت حاصل ہوئی﴾

۱۹، جمادی الاُولیٰ، ۱۴۳۲ھ، ۲۲، اپریل، ۲۰۱۱ء

قبل از جمعۃ المبارک۔ بہاولپور

☆......☆......☆